Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ٹیلیفون ۴۴۹

# الفضل

قدرت ثانیہ نمبر

روزنامہ

ربوہ پاکستان

قیمت فی پرچہ تین روپے

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

جلد ۲۵/۷۰ جمعرات ۲۳ رجب ۱۴۰۱ھ، ۲۸ ہجرت ۱۳۶۰ ہش، ۲۸ مئی ۱۹۸۱ء نمبر ۱۲۰

# قدرتِ ثانیہ کی بشارت

"یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہے ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے..... اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے لیکن اس کی پوری تکمیل اُن کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں اُن کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن و تشنیع کا موقعہ دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی اور ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں.....

.....سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے..... تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔" (الوصیۃ)

"خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ اگر اس جماعت میں سے کوئی تجھے چھوڑ کر مرتد ہو جائے گا تو میں اس کے بدلے تجھے ایک جماعت دونگا"

"میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہیگا اور گو میں مر جاؤنگا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا۔ یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا"

"میں علیٰ وجہ البصیرت اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر یہ اعلان کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اکیلا میرے تمام کاموں کیلئے کافی رہا۔"

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل: سیدنا حضرت مولانا نورالدین صاحب

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثانی: سیدنا حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد

قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث: سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد

روزنامہ الفضل ربوہ

رجب المرجب ۱۴۰۱ ہجری
ہجرت ۱۳۶۰ ہش

# محبّت کی دُعا

جب خدا اپنے کسی بندہ کو ایک جماعت مومنین کا سربراہ بناتا ہے اور اس کو امامت اور قدرتِ ثانیہ کے مظہر ہونے کی مسند پر سرفراز کرتا ہے تو اس کے دل میں اپنے مخلص پیروکاروں کے لئے ایک زبردست محبت ڈال دیتا ہے۔ شدید پیار اور قربت کا ایک تعلق ہوتا ہے جو کہ اس عالی مرتبت انسان کے دل میں اپنے احباب جماعت کے ساتھ پیدا کر دیا جاتا ہے۔ یہ تعلق محبت اپنی نوعیت میں بے مثل و بے نظیر ہوتا ہے۔ تمام دنیاوی محبتوں میں اس پیار کی مثال ڈھونڈنا مشکل ہے۔ سیّدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی تعلق شدید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ایک بار فرمایا تھا:۔

"جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا (امام۔ ناقل) بنائے گا اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا۔"

(الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ کا یہ احسان اور فضل ہے کہ اس نے ہم کمزور، ناقص اور گنہگار احمدیوں کے لئے ہمارے پیارے آقا کے دل میں بے انتہا محبت ڈال دی ہے۔ آپ کو سمندروں جیسا وسیع ظرف عطا کیا ہے۔ اگرچہ ہم احمدی سُستی بھی کرتے ہیں حضور کے ارشادات پر کما حقہٗ عمل کرنے سے کوتاہی بھی کر جاتے ہیں۔ مگر وہ محبوبوں کا محبوب آقا ایدہ اللہ کمال سیر چشمی سے اپنے احباب کی خطا اور کمزوریوں سے درگزر کرتا ہے اور دن رات ہمارے لئے دعاؤں کا خزانہ لٹاتا ہے۔ اپنے مولا کے در پر عاجزی و زاری سے ہم احمدی احباب کے لئے دن رات دعائیں کرتا رہتا ہے اور اس آقا پر ۱۹۷۴ء میں ایسے دن بھی آئے جبکہ ساری ساری رات بغیر ایک منٹ سوئے اس پاک ہستی ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہم احمدی احباب کے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کیں۔

ہم احمدی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی تمام تر کمزوریوں کے باوجود اپنے جان سے زیادہ پیارے آقا کی محبت میں سرشار ہیں۔ یہ محبت انتہائی شدید بھی ہے۔ جذباتی بھی۔ کبھی یہ دیوانہ پن کہلاتی ہے کبھی جنون کا نام پاتی ہے۔ یہ محبت اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں میں اپنے ہاتھوں سے گاڑ دی ہے ہم میں سے کتنے ہی احمدی ایسے ہیں جن کی راتیں اپنے آقا کی صحت و تندرستی اور درازیٔ عمر کے لئے بے تکان دعائیں کرتے ہیں گزرتی ہیں۔

اے محبوب ازلی! اے حقیقی قادر مطلق خدا ہمارے امام ہمارے پیارے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت و تندرستی اور خوشی عطا کر۔ انہیں اپنی بے کنار رحمتوں بے شمار فضلوں اور بے حد و حساب عنایات سے مسلسل اور متواتر نوازتا رہے۔ بارش کے قطرے گنے جا سکیں مگر ہمارے امام ہمام پر تیرے فضلوں کی بارش نہ گنی جا سکے۔ اے مالک و خالق! ہمارے حضور ایدہ اللہ کو قوت و توانائی کے ساتھ دن رات صبح و شام، ہر دم اور ہر آن پوری صحت کے ساتھ غلبۂ دین خاتم الانبیاءؐ کی عظیم مہم کا سپہ سالار بنائے رکھ۔ آپ کے تمام منصوبوں میں ہم احمدیوں کو پوری قوتیں خرچ کرنے کی توفیق دے۔ ہمیں توفیق دے کہ ہم حضور کے ہر منصوبے میں حضور کی توقعات سے بڑھ چڑھ کر حصّہ لیں۔ اور اپنی زندگیوں کے آخری سانس اور اپنے خون کے آخری قطرے کو بھی حضور کی فرمان برداری میں خرچ کر دیں۔

اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین!

# قدرتِ ثانیہ

نگاہیں دردکا درماں — زباں دربار و دُر افشاں
مروّت بے کنار اُس کی — محبّت اُس کی بے پایاں
کوئی لوٹا نہ اُس در سے — تہی دست و تہی داماں
درِ دولت بہر صورت — زرِ حکمت بہر عنواں
محیطِ قدرتِ ثانی — حصارِ عافیت ساماں
کلیدِ فتح و نصرت ہے — کشودِ عقدۂ پیچاں
وہ استخلاف کی سورۃ — وہ شرحِ سنّت و قرآں
سکینت تمکنت شوکت — برائے مومن و ایماں
خلافت آئینہ دارِ — عروج و عظمتِ انساں
نچھاور اُسکے قدموں پر — شکوہ و شوکتِ شاہاں
فقیری اُس کی دارائی — گدائی سطوتِ سلطاں
جہانِ چیرہ دستاں میں — پناہِ جانِ معصوماں
وہ ہر فرعون کا موسیٰ — وہ خضرِ راہِ عالمیاں
ہجومِ تاجداراں میں — شہنشاہِ شہنشاہاں
گروہِ خاکساراں میں — عزیزِ جانِ بے حالاں
یہ دولت جاودانی ہے — یہ شمعِ تا ابد تاباں
نہیں قیمت کوئی اس کی — نہ مول اس کے کوئی شایاں

اگر ملتی ہے جاں دے کر
تو ہے ارزاں بہت ارزاں

: عبد المنان ناہید :

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خدا تعالیٰ اپنی قدرتِ ثانیہ کے مظہر سے

# جس قدر کام لینا چاہتا ہے اسی قدر مدد اور نصرت بھی کرتا چلا جاتا ہے

## اس طرح وہ دنیا پر ثابت کرتا ہے کہ خدا ہی حقیقتاً سب قدرتوں والا اور سب طاقتوں والا ہے

### قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات

"وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا میں اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِّنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِّنْهَا میں بیان ہوا ہے۔ تو جس خوف کا آیت استخلاف میں ذکر ہے وہ۔ وہی خوف ہے جس کو یہاں یوں بیان کیا کہ ایک گڑھا ہے آگ اس میں بھڑک رہی ہے اور اس کے کنارے پر وہ کھڑے ہیں اس سے زیادہ اور خوف کیا ہو سکتا ہے جبکہ وہ آگ خدا تعالیٰ کی لعنت کی آگ ہے اس کے قہر کی آگ ہے اس کی ناراضگی کی آگ ہے۔

تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس وقت قوم پر ایک نہایت ہی خوف کا وقت ہوتا ہے کہ کہیں وہ اس آگ کے گڑھے میں نہ گر جائیں۔ تب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا ایک نظارہ دنیا کو دکھاتا ہے۔ خدا تعالیٰ کسی کا محتاج نہیں وہ غنی ہے۔ دنیا میں سب سے زیادہ متقی۔ دنیا میں سب سے زیادہ مطہر۔ دنیا میں سب سے بڑا عالم۔ دنیا میں سب سے بڑا عاشق قرآن اور عاشق رسول کہلانے والے کا بھی خدا تعالیٰ محتاج نہیں بلکہ یہی شخص اس کا محتاج ہے۔ پس اس وقت اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کا نظارہ اس طرح دکھاتا ہے کہ کبھی وہ اپنی قدرت کے اظہار کے لئے اس شخص کو چن لیتا ہے جو قوم کی نگاہ میں بوڑھا ہوتا ہے (حضرت مولانا نور الدین۔ ناقل) کو بہت دفعہ طعنہ دیا گیا کہ بوڑھا آدمی ہے سمجھ کوئی نہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ بوڑھا ہے یا نہیں ہے لیکن ہے میری پناہ میں، میری گود میں۔ اس واسطے تم اس کے مقابلہ میں نہیں ٹھہر سکتے۔

کبھی خدا تعالیٰ اپنی قدرت کا اس طرح مظاہرہ کرتا ہے کہ ایک بچے کو چن لیتا ہے۔ دنیا کہتی ہے کہ بچہ ہے قوم تباہ ہو جائے گی۔ ناسمجھ ہے کم علم ہے کم تجربہ ہے مگر خدا کہتا ہے کہ بیشک یہ بچہ ہے مگر میں تو بچہ نہیں ہوں میں اپنی قدرت اس کے ذریعہ سے ظاہر کروں گا تب وہ قدرت ثانیہ کا مظہر ہو جاتا ہے اور پھر وہی بچہ ان لوگوں کا منہ بند کر دیتا ہے جو اسے بچہ سمجھنے والے اور بچہ کہنے والے ہوتے ہیں۔

کبھی وہ کسی ادھیڑ عمر انسان کو چن لیتا ہے جسے دنیا اپنی سمجھ اور عقل کے مطابق قطعاً نااہل سمجھتی ہے۔ کم علم سمجھتی ہے۔ وہ سمجھتی ہے کہ یہ کام اس کے بس کا ہے ہی نہیں اور حقیقت بھی یہی ہوتی ہے کہ وہ کام اس کے بس کا نہیں ہوتا۔ لیکن کونسا کام ہے جو اس کے بس کا نہ ہو۔ پس خدا تعالیٰ اسے چنتا ہے اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے اس کے نفس کو اپنی عظمت اور جلال کے جلوہ کے ساتھ کلی طور پر فنا کر دیتا ہے ایسے لوگوں پر کبھی ایسی حالت بھی وارد ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار میں کبھی وہ اس طرح محو اور گم ہو جاتے ہیں کہ ان کا دل چاہتا ہے کہ وہ ساری دنیا میں منادی کر دیں کہ مجھے تم میں سے کسی کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ اور پھر خدا تعالیٰ ان سے جو اور جس قدر کام لینا چاہتا ہے اسی قدر ان کی مدد اور نصرت بھی کرتا چلا جاتا ہے اور اس طرح وہ دنیا پر ثابت کرتا ہے کہ خدا ہی حقیقتاً سب قدرتوں والا اور سب طاقتوں والا ہے۔"

(الفضل ۱۷ مارچ ۱۹۶۷ء صفحہ ۴)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# خلافت اور اشاعتِ اسلام

ماضی — حال — مستقبل

خلیل احمد قمر
وقف جدید ربوہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیاتِ مبارکہ میں فتح مکہ کے بعد اسلام بڑی سرعت سے دنیائے عرب میں پھیل گیا جن لوگوں اور قبائل نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کیا وہ ایک دوسرے کی دیکھا دیکھی مسلمان ہوتے چلے گئے۔ وقت کی تنگی کی وجہ سے ان لوگوں کی صحیح تربیت کا انتظام نہ ہو سکا اس لئے وہ اسلام کی اصل روح سے ناواقف رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے معاً بعد تمام عرب ارتداد کی لپیٹ میں آگیا۔ چنانچہ سید امیر علی نے تاریخ اسلام میں لکھا ہے:۔

"جونہی آنحضرتؐ کے وصال کی اطلاع عرب کے دور دراز علاقوں میں پہنچی تو بغاوت کی آگ بھڑک اٹھی تھوڑی مدت میں اسلام تقریباً مدینہ کی حدود میں سمٹ کر رہ گیا ایک مرتبہ پھر ایک شہر کو سارے جزیرہ نما کی فوجوں سے لڑنا تھا۔"

(تاریخ اسلام صفحہ ۴۳)

ارتداد کی اس لہر کے نتیجہ میں مرکزِ اسلام میں لرزش کے آثار نمودار ہونے لگے۔ ابن اثیر نے اس وقت کے حالات کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے کہ:۔

تضرمت الارض نارًا"
زمین کو گویا آگ لگ گئی تھی

## عہدِ خلافت ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ نے آنحضورؐ کی تربیت کے نتیجہ میں امت سے سب سے افضل شخص حضرت ابوبکرؓ کو خلیفہ منتخب کر لیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عالمِ اسلام کی اس ابتر حالت کا بغور جائزہ لیا اور یَمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ (نور:۵۶) کے خدائی وعدہ کے مطابق ارتداد کے اس فتنہ کے استیصال کے لئے گیارہ لشکر روانہ فرمائے اور اس کے نتیجہ میں تمام عالمِ عرب پھر اسلام اور خلافتِ ابوبکرؓ کے جھنڈے تلے جمع ہو گیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمر فاروقؓ کو اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ عہدِ فاروقی میں اسلام عراق و ایران۔ شام اور مصر تک پہنچ گیا اور اسلام کی اشاعت کے کام میں وسعت پیدا ہوئی۔ عہدِ فاروقی میں غیر مسلموں اور قیدیوں کے ساتھ اس قدر اچھا سلوک ہوا کہ وہ لوگ مسلمانوں کے اس حسنِ سلوک سے مسلمان ہو گئے۔

"حضرت عمرؓ کے عہد میں اسلام کے بکثرت پھیلنے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ بعض بڑے بڑے مذہبی پیشوا مسلمان ہو گئے تھے چنانچہ جب دمشق فتح ہوا تو وہاں کا بشپ جس کا نام اورکون تھا حضرت خالد بن ولید کے ہاتھ پر اسلام لایا۔ ایک مذہبی پیشوا کے مسلمان ہونے سے ظاہر ہے کہ اس کے پیروؤں کو خواہ مخواہ اسلام کی طرف رغبت ہوئی۔"

(معجم البلدان صفحہ ۴)

## حضرت عثمانؓ کا عہدِ خلافت

حضرت عثمان کے عہدِ خلافت میں اسلام برق رفتاری کے ساتھ پھیلا اور دیکھتے ہی دیکھتے اسلام نے جرجان۔ خراسان طبرستان۔ طخارستان۔ مرورود۔ بلخ۔ خوارزم کو اپنی آغوش میں لے لیا۔ صحابہ کرامؓ نے صرف اسی پر بس نہیں کیا بلکہ سیستان کے پایۂ تخت سیرجان اور اس کے بعد جرفت پر قفص کے پہاڑوں میں خونریز جنگ کے بعد وہیں آباد ہو کر اشاعتِ اسلام کا موجب بنے۔

حضرت عثمانؓ کے عہد میں ہی ہندوستان پر پہلا حملہ ہوا جس کے نتیجہ میں قلعہ زالق۔ کرکوبہ، شہر راشت، ناشرور اور شروار کو اسلام کا پیغام دیتے ہوئے قلعہ زرنج کا محاصرہ کر لیا۔ راجہ نے صلح کر لی اور رعایا نے مسلمانوں کا حسنِ سلوک دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔ غرضیکہ عہدِ عثمانی میں اسلام کی حدود شام۔ مصر۔ عراق۔ ایران۔ ہندوستان یروشلم۔ افغانستان۔ طرابلس۔ تیونس۔ الجزائر اور مراکش تک پہنچ گئیں۔

## اشاعتِ اسلام میں حضرت عثمان کی کوششیں

خلیفۂ راشد ہونے کی حیثیت سے حضرت عثمانؓ کا سب سے اہم فرض تبلیغ اسلام تھا جب لڑائیوں میں گرفتار ہو کر قیدی آتے تو آپ ان کو خود تبلیغ کرتے اور اسلام کے محاسن بیان فرماتے جس سے متاثر ہو کر وہ لوگ اسلام اختیار کر لیتے اس کا ایک واقعہ حاجی معین الدین نے اپنی کتاب میں یوں لکھا ہے:۔

"ایک مرتبہ بہت سی رومی لونڈیاں پکڑی ہوئی مدینہ آئیں حضرت عثمان کو جب اس کی اطلاع دی گئی تو آپ ان لونڈیوں کے پاس تشریف لے گئے اور بہت دیر تک نرمی اور شفقت سے ان کو اسلام کی تبلیغ کرتے رہے۔ چنانچہ آپ کی تبلیغ سے متاثر ہو کر اس گروہ میں سے اسی وقت دو عورتیں کھڑی ہو گئیں اور کہنے لگیں کہ ہم اپنی خوشی سے مسلمان ہونا چاہتی ہیں۔ ہمیں بتائیں کہ مسلمان ہونے کے لئے ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ حضرت عثمانؓ نے کلمۂ شہادت پڑھوا کر انہیں مسلمان کر لیا۔"

(خلفائے راشدین صفحہ ۲۴۶)

لبنان کا مشہور مورخ عمر ابو النصر عہدِ عثمانی میں اشاعتِ اسلام کے متعلق لکھتا ہے:۔

"خلفائے راشدین کے عہد میں اسلامی لشکر اور سلطنت روما کے مابین لڑائیاں ختم ہو گئیں۔ ان لڑائیوں میں سلطنت روما کے مشرقی علاقے میں جہاں طوروس سے طنجہ تک کے سارے علاقے رومیوں کے ہاتھ سے نکل گئے اس وسیع علاقے میں مندرجہ ذیل صوبے شامل تھے۔ کیلیکیہ۔ شام۔ لبنان۔ شرق اردن فلسطین مصر۔ برقہ۔ مغربی طرابلس۔ تیونس۔ الجزائر اور مغرب الاقصیٰ۔ مسلمانوں نے چند ہی سال کے اندر اندر ان تمام علاقوں کی تہذیب اور اس کے تمدن کو عربی تہذیب اور تمدن کے سانچے میں ڈھال دیا۔ متذکرہ بالا تمام ملکوں میں عربی زبان کو رائج کیا۔ ہر جگہ اسلام کی تبلیغ کی اور نہایت کوشش کے ساتھ اسلام کو ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیلا دیا۔"

(سیرۃ عثمانؓ بن عفان صفحہ ۷۴)

## حضرت علیؓ کا عہدِ خلافت

حضرت عثمانؓ کی المناک شہادت کے بعد حضرت علیؓ ایک ہنگامہ خیز دور میں خلیفہ ہوئے۔ آپ کا زمانہ خلافت پونے پانچ برس رہا۔ آپ کے عہدِ خلافت میں امت مسلمہ اندرونی جھگڑوں میں ہی الجھ کر رہ گئی جس کے نتیجہ میں اس دور میں فتوحات اور اشاعتِ اسلام کی طرف توجہ نہ دی جا سکی۔ اس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق الخلافۃ (بعدی) ثلاثون سنۃ یہ تیس سالہ خلافت اختتام کو پہنچ گئی۔

## بنو امیہ کے عہد میں اشاعتِ اسلام

حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد خلافت راشدہ کا خاتمہ ہو گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق بادشاہی دور کا آغاز ہوا۔ ان بادشاہوں نے خلیفہ کا لقب اختیار کیا گو وہ یہ لقب اختیار کرنے کے قابل نہ تھے اب امت مسلمہ کی حکومت کی باگ ڈور بنی امیہ کے ہاتھوں میں چلی گئی اور مسلمانوں کی رشد و ہدایت علماء حق کا منصب ٹھہرا۔ اور یہ دونوں گروہ کبھی بھی اپنے فرض سے غافل نہیں ہوئے جہاں سلاطین بنو امیہ نے اسلامی حکومت کی حدود کو وسیع کیا وہاں صحابہ اور علماء اسلام نے اسلام کے محاسن اور خوبیاں بیان فرمائیں جس سے متاثر ہو کر بے اختیار غیر مسلم اسلام قبول کرتے گئے بنو امیہ کا دورِ حکومت ۴۰ھ تا ۱۳۲ھ تک رہا۔

اس خاندان کے بانی حضرت معاویہ بن ابو سفیان تھے ان کے زمانہ حکومت میں بکثرت فتوحات ہوئیں بری بھی اور بحری بھی۔ بخارا۔ ترکستان سے قیروان (افریقہ) نوبہ طرابلس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیونس۔ الجزائر۔ مراکش۔ دوسری طرف عراق۔ آرمینیا ترکستان۔ فارس۔ آذربائیجان ایشیائے کوچک۔ خراسان۔ جبال ماوالنہر۔ سیستان۔ کرمان۔ سندھ کا بہت سا علاقہ ملتان تک۔ کابل۔ غزنی غوری وغیرہ تمام علاقے ان کی سلطنت میں شامل ہوگئے بحیرہ روم میں قبرص۔ روڈس اور ارواڈ پر ان کا قبضہ تھا"

(تاریخ اشاعتِ اسلام ص۴۵)

بعد کے زمانہ میں بنو امیہ کی سلطنت اسلام پر بنی امیہ کا بڑا احسان ہے کہ جو ممالک ان کے قبضہ میں آئے وہ ماسوائے ہسپانیہ ایک طرف چین کی حدود سے اور دوسری طرف بحر اوقیانوس سے ملتے ہیں ان میں اب بھی خالص مسلم آبادی ہے۔ افغانستان اور بلوچستان اور وادیٔ سندھ میں اسلام کی اشاعت بنو امیہ نے کی ان کے جانشین بنو ہاشم ان کی فتوحات پر ایک انچ زمین اضافہ نہ کر

## محمد بن قاسم جس شہر کو فتح کرتا وہاں ایک عالم اور زخمیوں کو چھوڑ جاتا اور شہر میں مسجد ضرور تعمیر کرتا تھا

میں تمام سپین و پرتگال اور سندھ و پنجاب کا بہت سا حصہ بھی شامل ہوگیا اور سلطنت کی حدود چین سے لے کر سپین تک پھیل گئی تھی ان مفتوحہ علاقوں میں بھی اسلام کی وسیع اشاعت ہوئی۔ بنو امیہ کے عہد میں اسلام پھیلنے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ عرب قبائل بڑی کثرت سے نومقبوضہ علاقوں میں جاکر آباد ہوگئے۔ یہ لوگ مسلمانوں کے سادہ طریق زندگی اور مذہب کی سادگی کو دیکھ کر متاثر ہوئے اور آخر اسلام کی آغوش میں آرام و سکون پائے۔ سندھ کی فتح کا مشہور واقعہ ولید کے عہد میں ہوا محمد بن قاسم جو شہر فتح کرتا وہاں ایک عالم اور زخمیوں کو چھوڑ جاتا اور شہر میں مسجد ضرور تعمیر کرتا اور غیر مسلموں کو دعوتِ اسلام دیتا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے جو مجدد تھے۔ اشاعتِ اسلام کے کام کو وسعت دی اور علماء اور صلحاء کے ذریعہ غیر مسلم اسلام کی طرف کھنچے چلے آئے۔ بنو امیہ کے دورِ حکومت میں اشاعتِ اسلام کے متعلق ایک انگریز مورخ لکھتا ہے:۔

"بنی امیہ کی خلافت کے مدنظر صرف دو باتیں تھیں۔ ایک اشاعتِ اسلام اور دوسری عربی کی ترویج۔ یہ خلافت ختم ہوئی تو دونوں اس کے ساتھ ختم ہوگئیں۔ اس کی تائید میں تاریخی واقعات کا جائزہ لیا جائے تو یہ ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ دنیائے اسلام کی اور اشاعتِ اسلام کی طرف قوان کی توجہ کبھی نہیں ہوئی۔ گبن لکھتا ہے کہ مقامِ حیرت یہ نہیں کہ بنو امیہ نے نہایت سرعت کے ساتھ ایک دنیا کو مسخر کرلیا ان سے بیشتر سکندرِ اعظم وغیرہ نے بھی ایسا ہی کیا۔ لیکن حیرت اس بات پر ہے۔ کہ اسلام کا قبضہ ان کے مفتوحہ ممالک پر بالاستقلال ہوگیا۔"

(خلافتِ اسلامیہ حصہ اول ص۷۳)

غرضیکہ بنو امیہ کے دورِ حکومت میں اول اسلام کا استقلال۔ دوم۔ امن۔ کے دور دورہ میں اشاعتِ اسلام ممکن ہے اور مسلمان پسندیدہ زندگی بسر کرسکتے ہیں۔ سوم۔ بحالت امن اللہ تعالیٰ کی عبادت بلا شرک۔ یہ تینوں باتیں ممکن حد تک مسلمانوں کو حاصل تھیں۔

## بنو عباس کا دورِ حکومت

بنو امیہ کا دور ۱۳۲ھ میں ختم ہوا خدا تعالیٰ چاہتا تھا کہ شاید عرب اور امتِ مسلمہ اب بھی اپنی حالت کو درست کرلیں تو پھر ان کو اپنی تائید سے دنیا میں سرفراز کرے۔ مگر بنو عباس کے عہد میں عالیشان عمارتیں بنیں۔ بغداد جیسے شہر آباد ہوئے مگر اشاعتِ اسلام کی طرف بنو عباس نے کوئی توجہ نہ دی۔ چنانچہ خواجہ عباد اللہ خلافت اسلامیہ میں لکھتے ہیں:۔

"خلافتِ عباسیہ میں اگرچہ فتوحات کا سلسلہ منقطع ہوگیا مگر جو کچھ اموی خلافت نے چھوڑا۔ اس کو وراثت کو بحال رکھا۔ اول آٹھ تاجدارانِ عباسیہ نے جن میں ہارون الرشید اور مامون الرشید اور معتصم باللہ بھی شامل ہیں۔ اسلام کی شان و شوکت کو ممکن عروج تک پہنچا دیا اس میں کچھ شک نہیں کہ خلافتِ عباسیہ اموی خلافت کی طرح خالص عربی حکومت نہ تھی عباسیوں نے عربوں کا زور توڑنے کے لئے پارسیوں اور ترکوں کو ابھارا اور عربوں کے مقابل کھڑا کردیا۔ لیکن اگرچہ وہ خود اس سیاسی غلطی کی وجہ سے مٹ گئے تاہم اسلام کو ضعف نہ پہنچا بلکہ ترکوں نے اس کو اور تقویت دی۔"

(خلافتِ اسلامیہ حصہ اول ص۹۸)

جہاں بنو عباس اسلام کی اشاعت سے غافل رہے اور اپنے عیش و عشرت کے خوابوں میں مست رہے وہاں صوفیاء اور علماء کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں اسلام کو وسعت حاصل ہوئی۔ اس دوران بعض نہایت اہم واقعات رونما ہوئے۔ ۶۵۶ھ ماہ محرم ہلاکو خان نے بچاس دن کے محاصرہ کے بعد بغداد کو فتح کرلیا۔ اس بغداد شہر نے جو کسی وقت دنیا میں اسلام کی شان و شوکت کا ایک نشان متصور ہوتا تھا۔ عیش و عشرت کے ان دلدادوں کی تن آسانیوں کی وجہ سے ہلاکو خان کی ہلاکت خیزیوں کا نظارہ کیا۔ دنیا کی تاریخ میں ایسا وحشت ناک اور دردناک واقعہ کبھی نہیں ہوا کہ چودہ لاکھ افراد کو ایک رات میں قتل کردیا گیا ہو۔

## بنو عباس اسلام کی اشاعت سے غافل رہے اور اپنے عیش و عشرت کے خوابوں میں مست رہے

## سلسلہ عباسیہ مصریہ

بغداد میں خلافتِ عباسیہ ختم ہوچکی تھی۔ المستنصر بھاگ کر مصر میں آیا۔ بیبرس کی اس کی بیعت کرلی۔ اس طرح المستنصر پہلا خلیفہ عباسیہ مصریہ بنا۔ اس نے پھر سے کھوئے ہوئے مقبوضات حاصل کر لینے کا ارادہ کیا۔ آخر تاتاریوں سے عراق میں مقابلہ ہوا۔ مسلمانوں کو شکست ہوئی۔ خلیفہ کی لاش نہ ملی تو مشہور ہوگیا کہ روپوش ہوگیا۔ مصر میں بارہ خلفاء عباسیہ یکے بعد دیگرے ۹۰۸ھ تک تخت نشین ہوئے۔ سلاطین جسے چاہتے خلیفہ بناتے۔ جسے چاہتے معزول کردیتے۔ آخری عباسی خلیفہ المستنجد نے سلطان روم سلیم اول کے ہاتھ پر بیعت کرلی۔ المستنجد نے حرمین شریف کی چابیاں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تبرکات سلیم کے سپرد کردیئے یہاں خلافتِ قریشی کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہوگیا۔ ان کے عہد میں بھی کسی کو اسلام کی اشاعت کا خیال تک نہ آیا۔

## سلاطینِ عثمانیہ

سلیم اول کے ہاتھ پر المستنجد کے بیعت کرلینے سے سلسلہ عثمانیہ کا آغاز ہوا۔ عہدِ عثمانیہ میں وسیع پیمانے پر اشاعتِ اسلام ہوئی اس کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں:۔

(۱) ترکوں کا عباسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک۔

(۲) جنگی قیدیوں میں تعلیم کا بندوبست اور ان کا اسلام قبول کرکے آزاد ہوجانا۔

(۳) رومی عیسائی شہزادوں کا اسلام قبول کرنا۔

عہدِ عثمانیہ میں اسلام کی حدود ہسپانیہ سے نکل کر فرانس۔ سسلی۔ یونان۔ بلغاریہ یوگوسلاویہ۔ رومانیہ۔ ہنگری۔ چیکوسلاویکیہ سرویا۔ مانٹی نیگرو۔ جزائر بحیرۂ روم۔ پولینڈ۔ ہالینڈ۔ جزیرہ کریٹ۔ وینس اور انگلستان تک پہنچ گئیں۔ دوسری طرف چین کے مختلف علاقوں میں وسیع پیمانے پر لوگوں نے اسلام قبول کیا۔ جزائر انڈونیشیا میں ملایا۔ جاوا۔ جزیرہ ملوکا۔ بورنیو۔ نیوگنی مسلمان تاجروں اور مبلغین کے ذریعہ اسلام پھیلا۔

مشہور تاریخ دان آرنلڈ ترکی سلطنت میں تبلیغ اسلام اور اشاعتِ دین کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"یہ بات صاف طور پر ظاہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ سلطان ترکی کی سلطنت میں اسلام ہرگز تلوار کے زور سے نہیں پھیلا ترکی سلطنت کی پہلی دو صدیاں وہ تھیں جن میں عیسائیوں نے کثرت سے اسلام قبول کیا اگرچہ ترکوں کو اسلام کی تبلیغ کا بہت جوش اور خیال تھا۔ مگر انھوں نے عیسائیوں کو کامل مذہبی آزادی دے رکھی تھی۔ چنانچہ ایک عیسائی جو ۲۲ برس تک ترکوں کی قید میں رہا اس نے یہ الفاظ لکھے ہیں کہ "ترکوں نے کبھی کسی شخص کو اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور نہیں کیا۔"

(زنگی سیور کیتے سگابنو صفحہ ۱۷ بحوالہ دعوتِ اسلام صفحہ ۱۴۱)

آخر ہر کمال را زوال کے مطابق سلطنت عثمانیہ اپنی نااہلیوں کی وجہ سے اپنے انجام کی طرف گامزن ہو گئی۔ خواجہ عبداللہ اختر نے ترکی کے زوال کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا ہے:۔

"سلطان عبدالعزیز نے بہت کچھ ملکی اور مالی امور میں اصلاحیں کیں اس وقت ایران میں قاچار حکمران تھا اس سے بھی اتحاد ہوا لیکن عبدالعزیز اصلاحات کی وجہ سے ہر دلعزیز نہ رہا۔ اراکین سلطنت نے اسے معزول کر کے مراد خامس کو تخت پر بٹھا دیا۔ پھر اس کو معزول کر کے ۱۸۷۶ء میں سلطان عبدالحمید خان کو تخت پر بٹھا دیا۔ اگرچہ سلطان عبدالحمید خان بیدار مغز اور سیاسیات سے خوب واقف تھا مگر عوام کی ذہنیت پست تھی ان پر ذہنی جمود اتنا چھایا ہوا تھا کہ ہر ایک اصلاح کی مخالفت کرتے ایک دفعہ روس سے مقابلہ ہوا اس لڑائی میں بلونا کا معرکہ مشہور ہے۔ غازی عثمان پاشا نے دو برس مدافعت کی آخر پھر سلاطین یورپ درمیان میں آ گئے انگریز صلح کے لئے بلند آہنگ تھے۔ صلح ہوئی "فائی نگرو" اور سرویہ اور رومانیہ سلطنت ترکیہ سے آزاد ہو گئے۔ صوبہ بوسنیہ اور ہرزگونیہ سلطنت آسٹریا میں شامل ہو گئے۔ بحیرہ روم میں جزیرہ "قبرص" انگریزوں نے ہتھیا لیا اور شمالی افریقہ "ٹونس" فرانس کے حصہ میں آیا۔ سلطنت ترکیہ کمزور ہو گئی۔"

(خلافت اسلامیہ صفحہ ۱۸۴)

غرضیکہ ۱۸۷۶ء میں ہی سلطنت ترکیہ اپنی شان و شوکت کھو بیٹھی تھی۔ براعظم افریقہ عیسائیت کے لئے تر نوالہ ثابت ہوا۔ بعد میں جو سلاطین تخت نشین ہوئے وہ برائے نام ہی تھے اور آخر چند مفلوج حکمرانوں کے بعد خلافت کو خود کمال اتاترک نے ختم کرنے کا اعلان کر دیا یہ حالات تقدیر الٰہی کے عین مطابق تھے کیونکہ اب کسی دنیاوی خلافت کی ضرورت نہیں تھی خدا تعالیٰ اس ہزار سال کے آدم کے لئے دنیا کو تیار کرنا تھا۔ جس نے خلافت علیٰ منہاج نبوت قائم کر کے اشاعت دین حق اسلام کے کام کو اس چوٹی پر پہنچانا تھا جس پر یہ پہلے کبھی نہ پہنچا تھا۔

## اشاعتِ دینِ حق کا نیا دور:

اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ میں آنیوالے مہدی کے متعلق فرمایا کہ:۔

"لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ۔"

یعنی کہ وہ دین اسلام کو کل ادیان پر غالب کرے گا۔ یعنی اس کے ذریعہ ہی اسلام تمام دیگر ادیان پر غالب آئے گا۔ ان خدائی نوشتوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے

## حضرت اقدس نے ۱۸۸۱ء میں "براہینِ احمدیہ" میں تمام مذاہبِ عالم پر دینِ حق کی حقانیت واضح کی

چودھویں صدی میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو مبعوث فرمایا تا ان کے ذریعہ دین حق ادیانِ باطلہ پر غالب آئے۔ دین حق کی اشاعت کے لئے خدا تعالیٰ نے اپنے بندے کو اپنے الہام اور مکالمہ و مخاطبہ سے نوازا اور اس کی تعلیم و تربیت اپنے ہاتھوں میں لے لی۔

عثمانی خلافت کی شان و شوکت کا دور

## عثمانی خلافت کی شان و شوکت کا دور ختم ہوتے ہی عظیم روحانی تجلیات کا دور شروع ہو گیا:

۱۸۷۶ء میں ختم ہونے کے ساتھ ہی عظیم روحانی تجلیات کا دور شروع ہو گیا اور اشاعت دینِ حق کے نئے سامان بہم ہونے لگے چنانچہ حضرت اقدس کے والد ماجد کی وفات ۱۸۷۶ء کے بعد آپ پر کثرت سے وحی و الہامات کا نزول شروع ہوا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"ایک طرف ان کا (یعنی والد صاحب کا) دنیا سے اٹھایا جانا تھا اور ایک طرف بڑے زور شور سے سلسلہ مکالمات الٰہیہ کا مجھ سے شروع ہو گیا۔ کچھ بیان نہیں کر سکتا کہ میرا کونسا عمل تھا جس کی وجہ سے یہ عنایتِ الٰہی شامل ہوئی۔ صرف اپنے اندر یہ احساس کرتا ہوں کہ فطرتاً میرے دل کو خدا تعالیٰ کی طرف وفاداری کے ساتھ ایک کشش ہے جو کسی چیز کے روکنے سے رک نہیں سکتی سو یہ اسی کی عنایت ہے۔"

(کتاب البریہ حاشیہ صفحہ ۱۶۳)

۱۸۸۲ء میں حضرت اقدس نے خدا تعالیٰ سے ماموریت کا حکم پا کر دنیا میں رشد و ہدایت اور اشاعتِ دینِ حق کے کام کا آغاز فرمایا۔ آپ اپنے دعویٰ کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اے بزرگانِ اسلام خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے دلوں میں تمام فرقوں سے بڑھ کر نیک ارادے پیدا کرے اور اس نازک وقت میں آپ لوگوں کو اپنے پیارے دین کا سچا خادم بنا دے۔ میں اسوقت محض للہ اس ضروری امر سے اطلاع دیتا ہوں کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اس چودھویں صدی کے سر پر اپنی طرف سے..... دین متین..... کی تجدید اور تائید کے لئے بھیجا ہے تاکہ میں اس پرآشوب زمانہ میں قرآن کی خوبیاں اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمتیں ظاہر کروں اور ان تمام دشمنوں کو جو اسلام پر حملہ کر رہے ہیں ان نوروں اور برکات اور خوارق اور علوم لدنیہ کی مدد سے جواب دوں جو مجھ کو عطا کئے گئے ہیں۔"

(برکات الدعا صفحہ ۲۴)

حضرت اقدس اپنے مشن کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"تکمیل اشاعت ہدایت کے متعلق یاد رکھنا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو اتمامِ نعمت اور اکمال الدین ہوا تو اس کی دو صورتیں ہیں اول تکمیل ہدایت دوسری تکمیل اشاعت ہدایت۔ تکمیل ہدایت من کل الوجوہ آپؐ کی آمد اول سے ہوئی اور تکمیل اشاعت آپؐ کی آمد ثانی سے ہوئی۔ کیونکہ سورہ جمعہ میں جو اٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ والی آیت آپ کے فیض اور تعلیم سے ایک قوم کے تیار کرنے کی ہدایت کرتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی ایک بعثت اور ہے اور یہ بعثت بروزی رنگ میں ہے جو اس وقت ہو رہی ہے۔ پس یہ وقت تکمیلِ اشاعت ہدایت کا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۱)

## امریکہ میں اشاعتِ دینِ حق

حضرت اقدس نے ۱۸۸۱ء میں براہین احمدیہ میں تمام مذاہب پر دینِ حق کی حقانیت ثابت فرمائی۔ اور ساری عمر اس مقصد کے لئے کوشاں رہے۔ ہندوستان میں جہاں ہندو سکھ، بدھ اور عیسائی لوگ داخلِ اسلام ہوئے وہاں آپ کے دعوے پر غیر ممالک میں بھی اسلام کی طرف رجحان پیدا ہوا۔ حضرت اقدس نے اپنے دعویٰ اور دین حق کی حقانیت کے ثبوت میں کئی اشتہارات شائع فرمائے۔ جس کے نتیجہ میں امریکہ کے ایک شخص مسٹر الیگزنڈر رسل ویب نے حضور کی خدمت میں ایک خط لکھا جس میں اسلامی تعلیمات کے متعلق استفسار کیا گیا تھا۔ اس مراسلہ پر حضور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے انہیں ۱۷ دسمبر ۱۸۸۶ء کو مکتوب لکھا اور پھر باقاعدہ خط و کتابت جاری ہو گئی جس کے نتیجہ میں مسٹر ڈب مسلمان ہو گئے اور یوں امریکہ کی تاریخ میں اشاعت دین حق کی مہم کا آغاز ہوا۔ مسٹر ڈب کے اسلام قبول کرنے کے متعلق سر آرنلڈ لکھتے ہیں:۔

"اس کے بعد مسٹر ڈب ہندوستان میں آئے اور یہاں کے بعض بڑے بڑے شہروں میں جہاں مسلمان کثرت سے رہتے تھے لکچر دے کر نیویارک روانہ ہوئے جہاں انہوں نے اسلامی مشن جاری کیا اور ایک اخبار "مسلم ورلڈ" جاری کر کے اسلام کی تلقین شروع کی۔"

(دعوتِ اسلام صفحہ ۳۵۲)

مسٹر ڈب کے ذریعہ امریکہ کے مسٹر اینڈرسن نے ۲۶ دسمبر ۱۹۰۴ء کو اسلام قبول کیا۔ حضرت اقدس نے ان کا اسلامی نام احمد تجویز فرمایا۔

۱۹۰۷ء میں مسٹر ڈوئی جس نے نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ حضرت اقدس کی بددعا کے نتیجہ میں ذلیل اور رسوا ہو کر مرا تو امریکہ میں حضرت اقدس کے دعویٰ اور مشن کی خوب اشاعت ہوئی جس کے نتیجہ میں بہت سی سعید روحوں کو اسلام میں داخل ہونے کا موقعہ ملا۔

## ایک انگریز کا قبولِ حق

۱۳ جنوری ۱۸۹۲ء کو احاطہ مدراس کے ایک منصف انگریز مسٹر ویٹ جان نے قادیان حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

حضرت اقدس نے دنیا کے بڑے بڑے لوگوں۔ بادشاہوں اور ملکہ وکٹوریہ وغیرہ کو دین حق کی دعوت دی۔ ملکہ معظمہ نے حضرت اقدس کی وہ تحریریں بڑے بڑے پادریوں کو دکھائیں

نئی طرز کا اسلام ہمارے سامنے آرہا ہے اور اس جزیرے میں کہیں کہیں اس کے آثار نمایاں ہو رہے ہیں..... یہ ان بدعات کا سخت مخالف ہے

## عیسائی پادریوں نے ۱۸۹۴ء میں اشاعتِ دینِ حق کا نیا دور شروع ہونے کا اعتراف کر لیا

جن کی بنا پر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مذہب ہماری نگاہ میں قابلِ نفرین قرار پاتا ہے اس نئے اسلام کی وجہ سے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو پھر وہی پہلی سی عظمت حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ یہ نئے تغیرات بآسانی شناخت کئے جا سکتے ہیں۔ پھر یہ نیا اسلام اپنی نوعیت میں مدافعانہ ہی نہیں بلکہ جارحانہ حیثیت کا بھی حامل ہے اس بات کا نہایت افسوس ہے کہ ہم میں سے بھی بعض ذہن اس (اسلام) کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔"

(پادریوں کی کانفرنس کی سرکاری رپورٹ ۱۸۹۴ء صفحہ ۶۴)

یہ رپورٹ اشاعتِ دینِ حق کا ایک نیا دور شروع ہو جانے کا واضح اور برملا اعتراف ہے۔ اس دور کی بنیاد حضرت اقدس کی زندگی میں رکھ دی گئی تھی۔ لیکن اس دور کی تکمیل تین سو سال میں ہونی تھی اور پھر غلبۂ دینِ حق سدا قائم رہنا تھا۔ اس کے لئے ضروری تھا کہ حضرت اقدس کی زندگی کے بعد بھی تکمیلِ اشاعت دینِ حق کا سلسلہ جاری رہے چنانچہ تمام دنیا میں تکمیلِ اشاعتِ دین کے متعلق حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو"

(الوصیت صفحہ ۱۰-۱۱)

حضرت اقدس کے فرمان کے مطابق حضرت مولوی حکیم نورالدین صاحب خدا تعالیٰ کی طرف سے روح القدس سے مدد پا کر قدرتِ ثانیہ کے مظہر اول قرار پائے تو آپ نے حضرت اقدس..... کے مقصد کو اپنے سامنے رکھا اور دینِ حق کی اشاعت میں مشغول رہے۔ آپ کے عہد مبارک میں ۱۹۱۳ء میں انگلستان میں باقاعدہ طور پر مشن کا قیام عمل میں آیا۔ بعد میں یہ مشن لندن منتقل ہو گیا۔ برصغیر پاک و ہند سے باہر اشاعتِ دینِ حق کا یہ پہلا مشن تھا جس کے ذریعہ بہت سی سعید روحیں اسلام میں داخل ہوئیں اور یہ مشن دینِ حق کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنے کا ذریعہ ثابت ہوا۔ اشاعتِ دین کا دوسرا غیر ملکی مرکز مصر بنا جہاں پر قدرتِ ثانیہ کے مظہر اول حضرت مولانا نورالدین صاحب نے سید زین العابدین صاحب کو بغرض تعلیم بھجوایا جو تعلیم کے ساتھ ساتھ تبلیغ اور اشاعتِ اسلام کا کام بھی کرتے رہے

حضرت مولانا نورالدین صاحب کی وفات کے بعد حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد تخت امامت پر متمکن ہوئے تو اشاعت دینِ حق کے کام میں سرعت پیدا ہو گئی۔ خدائی نوشتوں کے مطابق یہ مصلح موعود اپنے عالی مرتبہ باپ کا نظیر ثابت ہوا جس کو دن رات صرف ایک ہی فکر تھی کہ کسی طرح دین حق کو دنیا پر غالب دے۔ چنانچہ حضرت اقدس کی وفات پر جب آپ کی عمر اٹھارہ سال تھی تو آپ نے حضرت اقدس کے سرہانے کھڑے ہو کر یہ عہد کیا:۔

"اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں گے اور میں اکیلا رہ جاؤں گا تو میں اکیلا ہی ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا اور کسی مخالفت اور دشمن کی پرواہ نہیں کروں گا۔"

(الحکم جوبلی نمبر دسمبر ۱۹۳۹ء)

حضور نے اپنے اس عہد کو ساری عمر نہایت کامیابی کے ساتھ نبھایا۔ حضور نے ۱۹۳۴ء میں اشاعت دین کے لئے خدا تعالیٰ کے حکم سے تحریک جدید کا آغاز فرمایا جس کے نتیجہ میں آپ کے عہد مبارک میں ہالینڈ۔ جرمنی۔ ڈنمارک۔ جاپان۔ سوئٹزرلینڈ۔ گی آنا۔ ماریشس۔ امریکہ۔ فجی۔ انڈونیشیا۔ انگلستان۔ گھانا۔ نائجیریا۔ سپین۔ جنوبی افریقہ۔ ہنگری۔ یوگنڈا۔ کینیا۔ ٹانگانیکا۔ البانیہ۔ یوگوسلاویہ۔ بلغاریہ۔ ارجنٹائن۔ اٹلی۔ فرانس۔ پولینڈ۔ تنزانیہ۔ آئیوری کوسٹ۔ ٹرینیڈاڈ۔ لائبیریا۔ سنگاپور۔ سری لنکا۔ برما۔ عدن۔ لبنان۔ مسقط۔ ایران۔ بخارا۔ سورینام۔ سیرالیون۔ گیمبیا کے چالیس سے زائد ممالک میں باقاعدہ مشنوں کا قیام عمل میں آیا۔ جس میں دینِ حق کو لوگوں سے متعارف کرایا گیا۔ اسلام کے بارے میں غلط فہمیاں دور کی گئیں۔ جس کے نتیجہ میں ان ممالک میں مضبوط جماعتیں وجود میں آ گئیں۔ ان ممالک میں اشاعتِ اسلام کے ساتھ ساتھ ان نومسلموں کی تربیت پر خاص طور پر زور دیا گیا تاکہ وہ صحیح اسلامی تعلیم پر عمل پیرا ہوں اور دیگر لوگ ان کے مذہب اور طرزِ زندگی کو دیکھ کر متاثر ہوں ان نومسلموں کی تربیت کے لئے مساجد کی تعمیر کی گئی جن میں وہ خدائے واحد کی عبادات بجا لائے۔ بہت سے لوگوں نے صرف مسلمانوں کا طرزِ زندگی دیکھ کر اسلام قبول کر لیا۔ خاص طور پر افریقن ممالک میں جہاں کے سیاہ فام لوگوں کو شہروں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی اور وہاں ایسے پارک بنائے گئے ہیں جہاں سفید فاموں کے ساتھ ان کا کتا تو جا سکتا تھا لیکن سیاہ فام کو قدم رکھنے کی اجازت نہیں تھی۔ وہ لوگ نماز میں انسانی مساوات کو دیکھ کر متاثر ہوتے وہ دیکھتے کہ جب کوئی مسلمان

**اگر سارے لوگ بھی آپ کو چھوڑ دیں تو میں اکیلا ساری دنیا کا مقابلہ کروں گا۔ (مصلح موعود کا عہد)**

چنانچہ ۱۸۹۴ء میں لندن میں پادریوں نے ایک عالمی کانفرنس میں اس پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا:۔

"اسلام میں ایک نئی حرکت کے آثار نمایاں ہیں۔ مجھے ان لوگوں نے جو صاحب تجربہ ہیں بتایا ہے کہ برطانوی حکومت ہندوستان میں ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہو جاتا ہے تو اس کو برابر کے حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔ ان اسباب کی وجہ سے افریقی ممالک میں قبولِ اسلام کی ایک لہر پیدا ہو گئی اور دیکھتے ہی دیکھتے اسلام نے مضبوطی سے ان ممالک میں قدم جما لئے اور عیسائی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ:۔

"اگر ہم ایک سیاہ فام کو عیسائی بناتے ہیں تو ہمارے بالمقابل جماعت احمدیہ دس عیسائیوں کو احمدی بنا لیتی ہے۔"

(رسالہ لائف)

## ہم ایک سیاہ فام کو عیسائی بناتے ہیں تو جماعت احمدیہ دس کو مسلمان کر لیتی ہے (لائف)

حضور کے عہد مبارک میں ہی ہندوستان کی شودر اقوام میں تبلیغ دین کا آغاز ہوا جس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے خوشکن نتائج نکلے اور گاؤں کے گاؤں ہندو مت چھوڑ کر دین حق میں داخل ہو گئے اسی طرح سندھ کے علاقہ کے ہندوؤں میں اشاعتِ دین حق کے کام کا آغاز ہوا جس کے خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑے اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔

## اشاعت دین کے لئے نئے مرکز کا قیام

تقسیم ہندوستان کے بعد حضور نے پاکستان میں اشاعتِ دین حق کے ایک عظیم الشان مرکز کی بنیاد رکھی جہاں سے دین حق کی شعاعیں اکنافِ عالم کو منور کر رہی ہیں اور اشاعتِ دین حق کے سلسلہ میں کتب کی اشاعت قرآنی تراجم اور غیر ممالک میں مبلغین اسلام کے ذریعہ اشاعت اسلام کی اس عظیم الشان مہم کو یہاں سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔

قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثانی نے اشاعتِ دین کے سلسلہ میں دو مرتبہ سفر یورپ اختیار کیا اور وہاں جا کر حالات کا جائزہ لیا غیر مسلموں کو دینی تعلیم سے روشناس کرایا اور غیر مسلم مستشرقین کے اعتراضات کے جواب دیئے۔ حضور دوبارہ یورپ کے دورہ پر تشریف لے گئے تو جاتے ہوئے حضور نے اپنے دورہ کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان فرمائی:۔

"۲۴ء میں جب میں نے سفر کیا تو گو میں نوجوان تھا اور مضبوط تھا مگر اتنا تجربہ کار نہیں تھا لیکن اب کمزور اور ناتواں ہوں لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ایک وسیع تجربہ میری پشت پر ہے.....

میرا ارادہ ہے کہ میں یورپ اور امریکہ کے تمام مبلغین کو اکٹھا کر کے قضیہ زمین بر سر زمین طے کرنے کی کوشش کروں گا مگر ابھی منزلِ مقصود کے درمیان ایک بڑا سمندر حائل ہے جس کو پار کروانا محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر مبنی ہے کیا تعجب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں میں..... فتح کا دن دیکھنا نصیب کر دے اور ہمیں موتیں ہماری پیدائشوں سے زیادہ مبارک ہوں اور کامیابی ہمارے قدم چومے اور ہم رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فاتح جرنیل بن جائیں اور قیامت کے دن تمام دنیا کی حکومت کی کنجیاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رکھنے کا فخر حاصل کریں۔"

(تاریخ احمدیت جلد ہفتدہم صفحہ ۴۹۲)

غرضیکہ حضور نے اپنے عہد مبارک کا ایک ایک لمحہ اشاعتِ دین حق میں صرف فرمایا۔ اس خدمت کے متعلق حضور فرماتے ہیں:۔

"میرا نام دنیا میں ہمیشہ قائم رہے گا اور گو میں مر جاؤں گا مگر میرا نام کبھی نہیں مٹے گا یہ خدا کا فیصلہ ہے جو آسمان پر ہو چکا ہے کہ وہ وہ میرے نام اور میرے کام کو دنیا میں قائم رکھے گا۔

..... بہر حال دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کے اختیار میں نہیں کہ وہ میرا نام اسلام کی تاریخ کے صفحات سے مٹا سکے آج نہیں آج سے چالیس پچاس بلکہ سو سال کے بعد تاریخ اس بات کا فیصلہ کرے گی کہ میں نے جو کچھ کہا وہ صحیح کہا تھا یا غلط۔ میں بے شک اس وقت موجود نہیں ہونگا مگر جب اسلام اور احمدیت کی اشاعت کی تاریخ لکھی جائیگی تو مسلمان مورخ اس بات پر مجبور ہو گا کہ وہ اس تاریخ میں میرا بھی ذکر کرے اگر وہ میرے نام کو اس تاریخ میں سے ڈالے گا تو احمدیت کی تاریخ کا ایک بڑا حصہ کٹ جائے گا ایک بہت بڑا خلا واقع ہو جائے گا جس کو پُر کرنیوالا اُسے کوئی نہیں ملے گا۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۱ء صفحہ ۱۶-۱۷)

حضرت مصلح موعود کی وفات کے بعد ۹ نومبر ۱۹۶۵ء کو قدرتِ ثانیہ کے تیسرے مظہر حضرت حافظ میرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی راہنمائی کے لئے منتخب فرمایا تو جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد یعنی اشاعتِ دینِ حق میں گویا ایک برقی رو پیدا ہو گئی۔ سب سے پہلے حضور نے تعلیم القرآن کی طرف توجہ فرمائی اور جماعت کو حکم دیا کہ قرآن مجید کی تعلیم حاصل کریں تاکہ غیر مسلموں کو دینِ حق کی خوبیاں بتا سکیں وقفِ عارضی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اندرونِ ملک جماعتی تربیت اور اشاعتِ دین حق کے کام میں وسعت پیدا کر دی اور غیر ممالک کے احمدی دوسرے ممالک میں وقف عارضی کے تحت جاتے ہیں اور وہاں اشاعتِ اسلام کی مہم میں حصہ لیتے ہیں۔

حضور نے "نصرت جہاں آگے بڑھو" پروگرام کا اعلان فرما کر افریقی ممالک میں اشاعت دین حق ایک نئے دور کا آغاز فرمایا۔ جہاں آپ نے تبلیغ دین حق کے لئے مبلغین بھجوا کر تبلیغ کے کام کو وسعت دی وہاں ان پسماندہ لوگوں کو زیور تعلیم سے آراستہ کرنے کے لئے سیکنڈری سکولوں کا بھی اجراء فرمایا۔ مقامی لوگ عیسائیوں کے مشن سکولوں میں بچے داخل کراتے تھے تو جب وہ تعلیم سے فارغ ہوتے تھے وہ مکمل طور پر عیسائی مذہب قبول کر چکے ہوتے تھے۔ حضور نے ان حالات میں ان کو عیسائیت سے بچانے کے سکول قائم فرمائے۔

چنانچہ سیرالیون میں پانچ، گھانا میں چار۔ نائیجیریا میں دس لائبیریا میں ایک سکول نصرت جہاں سکیم کے تحت قائم کئے گئے۔

نصرت جہاں کے علاوہ تحریک جدید کے تحت بھی سکول جاری ہیں جن کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:۔

گھانا - ۱، سیرالیون - ۴، اور گیمبیا - ۱،

پھر ان غریب اور دکھی انسانوں کو علاج کی سہولتیں فراہم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل جگہوں پر ہسپتالوں کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ چنانچہ مندرجہ ذیل ملکوں میں نصرت جہاں پروگرام کے تحت ہسپتال قائم ہیں:۔

سیرالیون ۶، غانا ۶، گیمبیا ۶۔ نائیجیریا ۶،

تحریک جدید کے تحت بھی ہسپتال کام کر رہے ہیں:۔

نائیجیریا ۲، گیمبیا ۲،

حضور کے عہد مبارک میں ڈنمارک سویڈن اور سپین میں مساجد تعمیر ہوئیں تاکہ اسلام میں مرکزیت کو عملی صورت میں قائم رکھا جائے کیونکہ مسجد کو اشاعت دینِ حق کی مہم میں مرکزی حیثیت حاصل ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ دنیا کی سیاسی اقوام کو شربتِ وصل و لقا سے سیراب کرنے کے لئے ۱۹۶۷ء میں یورپ تشریف لے گئے اور اہل یورپ کو انتباہ فرمایا کہ:۔

## اگر تم نے اسلام قبول نہ کیا تو تیس ۳۰ پینتیس ۳۵ سال میں ہولناک تباہی کا سامنا کرو گے

"اگر تم نے اسلام کو قبول نہ کیا تو تیس پینتیس سال کے اندر تم لوگ ایک ہولناک تباہی کا منہ دیکھو گے۔"

۱۹۷۰ء میں براعظم افریقہ کو اسلام کے نور سے منور کرنے کے لئے وہاں تشریف لے گئے تاکہ وہ پسماندہ اقوام اسلام کے حیات آفریں پیغام سے مستفید ہو کر اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں

۱۹۷۳ء میں آپ پھر یورپ تشریف لے گئے اور اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کرنے کی مہم کا بغور جائزہ لیا جس کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ نے آپ کو صد سالہ جوبلی کی سکیم القاء فرمائی۔ چنانچہ اس منصوبہ کا پہلا پھل مسجد سویڈن کی صورت میں ملا۔ سپین کی مسجد زیر تعمیر ہے۔ ہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# تکمیلِ اشاعتِ دین ہونے والی ہے

# نوشتوں کا لکھا پورا ہونے کو ہے

# آسمان پر انقلابِ عظیم کی تیاریاں ہو رہی ہیں

فرمایا تاکہ جب کسی مسافر کو وقت میسّر آئے تو وہ قرآن مجید کو پڑھے ہو سکتا ہے کہ اس کا دل اس تعلیم کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائے۔

## اشاعتِ دینِ حق کا فیصلہ کُن دَور

اشاعتِ دینِ حق کا یہ دور جو کہ حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کی بعثت سے شروع ہوا ہے۔ قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ ثالث کے دَور میں اب اپنے فیصلہ کُن دور میں داخل ہو چکا ہے۔ جماعت احمدیہ کے قیام کے سو سال پورے ہونے والے ہیں۔ چودھویں صدی ہجری ختم ہو چکی ہے اور جماعت کے قیام کی دوسری، تیسری اور سن ہجری کی پندرھویں اور سولہویں صدی میں دنیائے احمدیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے حضرت اقدس نے بشارت دی ہے کہ:—

"اگر کوئی مر کر واپس آسکتا تو وہ دو تین صدیوں کے بعد دیکھ لیتا کہ دنیا احمدی قوم سے اسی طرح پُر ہے جس طرح سمندر قطرات سے پُر ہوتا ہے۔"

(تشحیذ الاذہان۔ جنوری ۱۹۱۳ء صفحہ ۳۹)

وہ دور آیا چاہتا ہے جس کے لئے اس دنیا کو تخلیق کیا گیا تھا۔ دنیا کے امتِ واحدہ بننے کا وقت اب سر پہ آن پہنچا ہے۔ قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث کے دور میں فتوحات کا دور شروع ہونے والا ہے۔ یہ وہی فتوحات ہیں جن کی بشارت حضرت مصلح موعود نے پہلے ہی سے ہم کو ان الفاظ میں دی ہے۔ آپ نے فرمایا:—

"دیکھو میں آدمی ہوں اور جو میرے بعد ہوگا وہ بھی آدمی ہی ہوگا جس کے زمانہ میں فتوحات ہونگی۔" (انوارِ خلافت صفحہ ۱۱۵)

ہمارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جن کے عہد سعادت مہد میں تکمیل اشاعتِ دین کا کام اختتام تک پہنچنے کو ہے ہمیں بار بار اس کی بشارتیں دے رہے ہیں اور ہمیں ہمارے فرائض سے آگاہ کر رہے ہیں۔ آپ نے چودھویں صدی ہجری کے ختم ہونے سے چند لمحے قبل دنیا کو پندرھویں صدی ہجری کے بارے میں یہ ولولہ انگیز اور ایمان افروز بشارت دی:—

"پندرھویں صدی ہجری میں امتِ مسلمہ میں تکفیر بازی ختم ہو جائے گی..... میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ پندرھویں صدی اس کو ختم کر دے گی۔ فرقہ وارانہ تفریق مٹا دی جائیگی اور تمام فرقے اپنے خیالات چھوڑ کر ان کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے جن کے پاس اسلام کی خالص اور سچی تصویر ہے....."

حضور نے فرمایا:—

"میری روحانی نگاہ دیکھ رہی ہے کہ اسلام کا دشمن بت پرست شرک چھوڑ دے گا اور خود بخاری کے ہاتھ سے بتوں کو توڑ دیا جائیگا اور وہ کروڑوں سینے جن میں شرک کی ظلمت بھری ہوئی ہے وہ شرک سے خالی ہو کر خدا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے بھر جائیں گے..... اسلام اپنے نورِ حسن اور قوتِ احسان کے ساتھ دلوں کو خدا تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے جیتے گا اور انسانوں میں مُردوں کی پرستش، قبروں کی پرستش اور سیر پرستی اس صدی میں ختم ہو جائیگی۔"

حضور نے پرجلال الفاظ میں فرمایا:—

"پندرھویں صدی میں انسانوں کو خدا بنانے کا زمانہ ختم ہو جائے گا اور تثلیث نے جس شدت سے ہماری فضا کو تثلیث تثلیث کی صوتی لہروں سے معمور کیا ہے اس سے کہیں زیادہ شدت کے ساتھ احد احد کی صدائیں گونجنے لگیں گی۔"

حضور نے فرمایا:—

"پندرھویں صدی میں ساری دنیا امتِ واحدہ بن جائیگی ایک خدا ہوگا۔ ایک رسولؐ ہوں گے اور ایک شریعت ہوگی۔ ایک قرآن ہوگا اور ہر نسل اپنے مسائل کا حل قرآن سے ڈھونڈے گی۔"

حضور نے فرمایا:—

"قرآن کی عظمت کو پہچانو یہ خدا کا کلام ہے یہ سب اسی نے کہا ہے کہ ایسا ہوگا۔"

(الفضل ۲۴ نومبر ۱۹۸۰ء صفحہ اوّل)

تکمیل اشاعتِ دین ہونے والی ہے نوشتوں کا لکھا پورا ہونے کو ہے۔ قرآنی آیت لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ میں دی گئی بشارت پورا ہونے کا وقت آگیا ہے۔ آسمان پر انقلابِ عظیم کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ اے اللہ! ہماری آنکھوں کے سامنے وہ وقت لے آ! اے خدا ہمارے حقیر وجودوں کو تکمیل اشاعتِ دین کی اس عظیم مہم میں خس و خاشاک کی طرح جھونک دے۔ ہم سے راضی ہو ہم سے راضی ہو اے خدا!

آمین! ثم آمین!! اللّٰھم آمین!!!


ہر قسم کی کاروں، اور جیپوں کی مانیوں

اور

پٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس اور سلنسر پائپ کیلئے ہماری خدمات سے

فائدہ اٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ لاہور

انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور

فون نمبر سیلز ڈپو ۳۱۱۴۶۳،

جائیداد

کی

خرید و فروخت

کیلئے

با اعتماد ادارہ

ندیم کنسٹرکٹرز

اینڈ

پراپرٹی ڈیلرز

فون ۵۲۱

فون گھر ۴۳۱

ریلوے روڈ

بالمقابل

ریلوے سٹیشن

رحمت بازار ربوہ

کو

یاد رکھیں


Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قدرتِ ثانیہ کے دورِ ثالثہ کا ایک عظیم کارنامہ

# قطب شمالی پر قرآن کریم پہنچانے والے

# حمید اللہ شاہ صاحب سے ایک ملاقات

## الفضل کے نمائندہ خصوصی کے قلم سے

جہاں چھ ماہ کا دن اور چھ ماہ کی رات ہوتی ہے۔ جہاں سال کے دس ماہ حد نگاہ تک برف کی چادر نظر آتی ہے۔ جہاں سردی کے وقت شدید سردی کی سختی کا اندازہ اس سے کریں کہ جسم کا جو بھی حصہ دس سیکنڈ کے لئے ننگا رہ جائے وہ ساری عمر کے لئے ناکارہ ہو کر رہ جاتا ہے۔ جہاں بعض جگہوں پر سینکڑوں میل تک کوئی انسان یا حیوان تو کجا کوئی جڑی بوٹی یا گھاس پھونس بھی نہیں ملتا۔

اس خطۂ زمین کو جسے قطب شمالی کہتے ہیں۔ اس خطہ کی تاریخ میں پہلی بار اسلام کی تاریخ میں پہلی بار، چودہ سو سال میں پہلی بار قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کے بابرکت دور میں اس خطۂ ارضی پر جس شخص کو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب قرآنِ مجید پہنچانے کا موقع ملا وہ مہدی موعود کا ایک غلام تھا جس نے گزشتہ سال ۱۹۸۰ء میں قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ کے لگ بھگ ایک سو نسخے اس جگہ پر کام کرنے والے سرکاری ملازموں اور مقامی آبادی اسکیموز تک پہنچائے ہیں۔

دنیا کے اس انتہائی کونے میں پہلی بار اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے والے، ۴ سالہ حمید اللہ شاہ صاحب ہیں۔ جن کے نانا حضرت سید فضل شاہ صاحب کا نام حضرت اقدس نے ازالہ اوہام میں ۱۵ ویں نمبر پر خاص محبت اور شفقت سے لکھا ہے۔

حمید اللہ شاہ صاحب کو یہ قابلِ فخر خدمت بجا لانے کی سعادت کس طرح ملی اس کے بارے میں معلوم کرنے کا تجسس اس طرح سے بیدار ہوا کہ محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب صاحب کی شادی کے موقع پر جب کہ حمید اللہ شاہ صاحب فوٹوگرافی کر رہے تھے اور پولورائڈ کیمرے سے تصاویر کھینچ رہے تھے تو خاکسار نے حضور انور کی زبان مبارک سے سنا کہ حضور اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے کسی شخص سے حمید اللہ شاہ صاحب کا تذکرہ کر رہے تھے اور بتا رہے تھے کہ تاریخ اسلام میں یہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے سب سے پہلے قطب شمالی پر قرآن کریم پہنچایا ہے۔ گفتگو کی تفاصیل میرے کانوں میں نہ پڑ سکیں چنانچہ ایک دن میں حمید اللہ شاہ صاحب سے جا ملا اور ان سے درخواست کی کہ وہ اس بارے میں ایک تفصیلی انٹرویو دیں تاکہ قارئین الفضل کو اس دنیا کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلوم ہو سکے جہاں پہلی بار اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کی سعادت انہیں ملی ہے۔

چنانچہ اس طرح سے حمید اللہ شاہ صاحب نے گفتگو شروع کی۔ انہوں نے بتایا کہ میرے والد محترم کا نام قریشی عبد المجید تھا۔

"تو آپ "شاہ" کیسے ہو گئے؟" میں نے بے اختیار پوچھا

یہ بھی ایک دلچسپ بات ہے۔ ہوا یوں کہ جب میری پیدائش ہوئی تو سیدنا حضرت المصلح الموعود کی خدمت میں میرے ماموں ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب نے خط لکھا اور نام تجویز کرنے کی استدعا کی۔ چونکہ ماموں کے نام کے ساتھ "شاہ" کا لفظ تھا۔ غالباً اس لئے حضور نے جواب دیا کہ نومولود کا نام "حمید اللہ شاہ" رکھا جائے۔

اس طرح سے اب میں حمید اللہ شاہ ہوں۔ اور یہ نام مجھے مصلح موعود نے دیا ہے۔ حمید اللہ شاہ نے بتایا کہ میں نے ریڈار میں سپیشلائزیشن کی ہے اور برطانیہ میں تین سال کی تربیت حاصل کی ہے۔ اب تقریباً ۱۴/۱۵ سال سے کینیڈا میں آباد ہوں۔

شاہ صاحب نے بتایا کہ ۱۹۵۵ء میں میں نے اس DEW لائن کے بارے میں سنا جہاں پر میں آجکل نوکری کر رہا ہوں اور جس کی وجہ سے مجھے قطب شمالی کے دور دراز علاقے میں جانے اور پھر وہاں پر بسنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا شرف حاصل ہوا۔

"یہ ڈیو DEW لائن کیا ہوتی ہے"۔ میں نے استفسار کیا۔ اس پر انہوں نے نقشہ سامنے کھول لیا۔ اور دنیا کے نقشے میں انتہائی شمالی سمت پر انگلی رکھ دی۔ اور بتایا کہ دنیا کا انتہائی شمالی کونا جو کہ نقشے میں سب سے اوپر ہے یہ قطب شمالی کہلاتا ہے۔ اس کے ایک سمت روس اور دوسری سمت امریکہ، کینیڈا اور گرین لینڈ ہے۔ ان ممالک نے مخالف سمت سے کسی ممکنہ روسی خطرے کی اطلاع دینے کے لئے قطب شمالی کے ارد گرد نصف دائرے میں مختلف سٹیشن قائم کئے ہوئے ہیں جنکو DISTANT EARLY WARNING SYSTEM کا مختصر طور پر ڈیو سسٹم کہا جاتا ہے۔ کینیڈا میں ان سٹیشنوں کی تعداد ۲۰/۲۱ کے لگ بھگ ہے۔ اور یہ قوس کی صورت میں نقشے پر موجود ۷۰ راے ویں متوازی لائن 70/71ST PARRALELL LINE کے درمیان میں قائم ہیں۔ کینیڈا کے علاوہ جو سٹیشن ہیں ان کو امریکہ کنٹرول کرتا ہے اس اسٹیشنوں پر ریڈار نصب ہیں۔ اور یہ اسٹیشن مائیکروویو رابطہ کے ذریعہ آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ اسٹیشنوں کے درمیان آمد و رفت ہوائی جہازوں کے ذریعے ہوتی ہے۔ اشیائے خورد و نوش بھی انہی جہازوں کے ذریعے آتی ہیں ان جہازوں کے اترنے کے لئے ہر سٹیشن پر ایک چھوٹا سا ہوائی اڈا بنا ہوا ہے۔

حمید اللہ شاہ نے بتایا کہ میرا کام اس قسم کا ہے کہ مجھے مختلف اسٹیشنوں پر آنا جانا پڑتا ہے۔ اور میں ایک گشتی ماہر کے طور پر کام کرتا ہوں اسطرح سے مجھے قریباً سارے سٹیشن دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جب میں ۱۹۶۶ء میں کینیڈا گیا تو اس ملازمت کا مجھے پتہ چلا میں نے نوکری حاصل کرنے کی کوشش کی تو پتہ چلا کہ یہ نوکری صرف کینیڈا کے باشندوں کے لئے ہے۔ چنانچہ مجھے کینیڈا کی شہریت حاصل کرنے کیلئے پانچ سال انتظار کرنا پڑا چنانچہ جب مجھے شہریت مل گئی تو میں نے اس نوکری کی کوشش کی اور پھر ۱۹۷۳ء میں مجھے یہ نوکری مل گئی۔ اور یہ نوکری میں نے خالصتاً مہم جویانہ ADVENTUROUS نقطۂ نگاہ سے قبول کی۔ حالانکہ اس وقت ایک اور نوکری بھی مجھے مل رہی تھی جو اس سے بہتر تھی۔

قطب شمالی میں شدید سردی، نہ بندہ نہ بندہ نواز، ایسی جگہ پر کون بس سکتا ہے؟ میرے اس سوال پر انہوں نے بتایا کہ قطب شمالی ایک وسیع و عریض جگہ کا نام ہے۔ پول پر تو کوئی آبادی نہیں۔ آبادی پول سے قریباً بارہ سو میل دور شمال سے شروع ہوتی ہے۔ یہ آباد دنیا سے کٹی ہوئی چھوٹی چھوٹی آبادیاں ہیں جن میں اسکیمو رہتے ہیں۔ ان کی بڑی سے بڑی آبادی دو تین سو افراد پر مشتمل ہے اور چھوٹی آبادی بیس پچیس آدمیوں پر بھی مشتمل ہوتی ہے۔ بعض عارضی آبادیاں ہوتی ہیں جو صرف گرمیوں میں آباد ہوتی ہیں۔ کیونکہ گرمیوں میں جب برف پگھلتی ہے تو مچھلی کا شکار ہوتا ہے۔ اور سردیوں میں سفید لومڑی کا شکار ملتا ہے۔ اس شکار کی صرف اسکیموؤں کو اجازت ہے۔ اب جدید تہذیب کی روشنی بھی وہاں پر پہنچ رہی ہے اور آج کے اسکیمو صرف پرانے زمانے کی جھونپڑیوں اور غاروں میں نہیں رہتے بلکہ اب حکومت نے ان کو مکان بھی بنا کر دیئے ہیں ان کو شکار کھیلنے کے لئے اسلحہ بھی مہیا کیا ہے۔ سکول ڈسپنسریاں، ویلفیئر سنٹر قائم ہیں۔ شاہ صاحب نے یہ حیران کن بات بتائی کہ اگرچہ سال کے قریباً دس ماہ اکثر جگہ برف سے ڈھکی رہتی ہے مگر گرمیوں کے دو ماہ جب برف پگھلتی ہے تو برف اس طرح غائب ہو جاتی ہے کہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ یہاں کبھی ایک سرے سے دوسرے سرے تک برف کی سفید چادر بچھی ہوئی تھی۔ شاہ صاحب نے بتایا کہ اس علاقے میں ہرن کی قسم کا ایک سبزی خور جانور کیریبو CARIBOO پایا جاتا ہے۔ قطب شمالی کے روسی علاقوں میں جو سائبیریا کہلاتا ہے اسی قسم کے جانور کو رینڈیئر کہتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ رینڈیئر کو سدھایا جا سکتا ہے جبکہ کیریبو وحشی جانور ہے اور سدھایا نہیں جا سکتا

## قطب شمالی میں قرآن شریف

مکرم حمید اللہ شاہ صاحب نے اس تاریخی واقعے کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ میں تو ایک عاجز اور لاشئے انسان ہوں۔ نجانے اللہ تعالیٰ کو میری کیا بات پسند آگئی کہ اس نے مجھے حضور ایدہ اللہ کے مبارک عہد کی عظیم الشان برکتوں کے طفیل اس علاقے میں اپنا پیغام اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید پہنچانے کے لئے چن لیا۔

اس کی تفصیل بتاتے ہوئے حمید اللہ صاحب نے بتایا کہ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جب ہوٹلوں اور دیگر جگہوں پر قرآن مجید پہنچانے کے عزم کا اعلان فرمایا تو مجھے بھی یہ خیال آیا کہ میں اپنے ساتھیوں کو جو قطب شمالی میں کام کرتے ہیں اور قطب شمالی کے اصلی باشندوں کو جو اسکیمو کہلاتے ہیں یہ پاک کتاب پہنچاؤں چنانچہ میں نے ابتداء میں کیلگری کی جماعت کے ذریعے قرآن کریم کی اڑتالیس کاپیاں منگوائیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت میں کیپ پیری CAPE PARI کے سٹیشن پر متعین تھا۔ میں نے اسٹیشن کے انچارج سے بات کی کہ میں قرآن کریم ان اسٹیشنوں کی لائبریریوں میں رکھوانا چاہتا ہوں۔ اس پر ملٹری کمانڈر نے بتایا کہ تم اس مقصد کیلئے ہماری

NORTH WESTERN COMMAND

کے کمانڈ چیف (کمانڈ پاور) کو خط لکھو جب میں نے چیف کو خط لکھا تو اس نے میری رہنمائی کی کہ اس مقصد کے لئے وہ اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افسر اعلیٰ چپلن ایچیف سے رابطہ قائم کیا۔ چنانچہ انہوں نے خود چپلن ایچیف کو لکھا جس نے بڑی خوشی سے مجھے قرآن کریم ان اسٹیشنوں پر رکھنے کی اجازت دے دی چنانچہ میں نے ابتداء میں انتہائی شمالی اسٹیشن پر جس کا نام الرٹ ALERT ہے دو کاپیاں کمانڈر چپلن کی وساطت سے بھجوا دیں۔

ان میں سے ایک اسٹیشن کے سربراہ کمانڈر کے لئے اور دوسری لائبریری کے لئے۔ جو ہر سٹیشن پر قائم ہے۔

حمید اللہ صاحب نے بتایا کہ چونکہ میری ڈیوٹی کی نوعیت گشتی قسم کی ہے کہ جہاں میری ضرورت ہوتی ہے وہاں پر مجھے بھجوا دیا جاتا ہے۔ اس طرح سے میں جہاں جاتا ایک کاپی وہاں کے اسٹیشن کمانڈر کو دیتا اور دوسری اس اسٹیشن کی لائبریری میں رکھ دیتا۔ چنانچہ میں نے پہلی ۴۸ کاپیاں اس طرح سے تقسیم کر دیں۔ ان میں سے ایک کاپی میں نے یادگار کے طور پر اپنے پاس محفوظ کر لی اور جب سیدنا حضور ایدہ اللہ کینیڈا اور امریکہ کے دورے پر آئے اس وقت میں نے اس کاپی پر تبرک اور یادگار کے طور پر حضور کے دستخط کروا لئے۔

شاہ صاحب نے بتایا کہ میں نے پہلی ۴۸ کاپیاں ان ۲۱ اسٹیشنوں میں تقسیم کر دیں۔ اور میں نے نوٹ کیا کہ جو کاپی لائبریری میں رکھی ہوتی وہ اکثر اسٹیشنوں پر غائب ہوتی جس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ اس مقدس کتاب کو پڑھنے کیلئے لیجاتے اور بعض اسے اپنے پاس ہی رکھ لیتے چنانچہ میں وہاں پر مزید کاپیاں رکھوا دیتا

"آپ نے مقامی اسکیمو باشندوں تک بھی قرآن پہنچایا؟"

میرے اس سوال پر حمید اللہ صاحب نے بتایا کہ جی ہاں! قرآن کریم اس خطے کے حقیقی باشندوں تک بھی پہنچا دیا گیا ہے۔ وہ اس طرح سے کہ بعض ڈیو اسٹیشن ایسی جگہ پر واقع ہیں جہاں پر اسکیمو آبادی قریب ہوتی چنانچہ میں نے یہ کیا کہ قرآن کریم کے نسخے لیکر میں اس آبادی میں چلا گیا اور وہاں کے سکول کے پرنسپل سے ملا۔ ایک کاپی اسکول کے پرنسپل کی نذر کی اور ایک کاپی اس اسکول کی لائبریری میں رکھوا دی اس طرح سے میں نے کم از کم چار اسکولوں میں قرآن کریم پہنچایا اور اس کے علاوہ اپنے ساتھی ملازمین کو بھی تحریک کی کہ وہ اپنی جگہ پر اسکیمو سکولوں میں یہ مقدس کتاب رکھوا دیں۔ ان سکولوں کے بارے میں انہوں نے بتایا کہ ان سکولوں کا عملہ اور چند بچوں کو چھوڑ کر پچانوے فیصد افراد اسکیمو ہیں۔

انہوں نے کہا کہ اسلام اور قرآن کا پیغام اس علاقے کی تاریخ میں پہلی مرتبہ میرے ذریعے یعنی ایک احمدی کے ذریعے وہاں پہنچا۔ اس سے پہلے کبھی اس علاقے میں اسلام یا قرآن کریم کا پیغام کسی شخص نے نہیں پہنچایا

## اسلامی تاریخ میں قرآن کریم یہاں پہلی بار پہنچایا گیا ہے:

## اسکیمو کون ہیں؟

میں نے سوال کیا کہ شاہ صاحب ان اسکیمو لوگوں کے متعلق کچھ بتایئے کہ ان کا مذہب اور طرز معاشرت کیا ہے؟

اس پر حمید اللہ شاہ صاحب نے جواب دیا کہ بنیادی طور پر اسکیمو باشندے کسی مذہب کے پیروکار نہیں ہیں وہ بھوتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ اور بدروحوں سے ڈرتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان کا ایک طریق یہ ہے کہ جب اسکیمو باشندے اپنا گھر چھوڑ کر عارضی طور پر کہیں اور جاتے ہیں تو وہ اپنے گھر کی چیزوں کو سارے گھر میں بکھیر جاتے ہیں۔ مثلاً مچھلی یا گوشت کے ادھ کھائے پارچے، ہڈیاں، گھریلو استعمال کا سامان وغیرہ فرش پر ڈال دیتے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے کہ ایسا وہ اس لئے کرتے ہیں کہ انکی غیر حاضری میں جب کوئی بدروح اس گھر میں آئے تو یہ سامان بکھرا دیکھ کر بھاگ جائے اور کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ انہوں نے بتایا کہ اب اسکیمو لوگ کسی حد تک تہذیب سے آشنا ہو رہے ہیں ورنہ ایک وقت وہ بھی تھا کہ بھائی بہنوں سے شادی بھی کر لیتے تھے۔ قبیلے میں عورتیں زیادہ ہو گئیں تو نئی پیدا ہونے والی بچی کو کہیں پھینک آتے تھے جہاں وہ مر کھپ جاتی یا درندوں کی خوراک بن جاتی۔ لیکن اب رفتہ رفتہ ان میں تہذیب کا اثر آ رہا ہے قریباً بیس سال پہلے اس علاقے میں پہلا پرائمری اسکول کھولا گیا اس مقام کا نام

TUKTOYAKTAK ہے

اگرچہ یہ اب بھی پرائمری اسکول ہے مگر اسے مذاق سے تک تایا تک یونیورسٹی کا نام دیا گیا ہے۔ تعلیم اب بھی بہت خال خال ہے اور ان کے رسم و رواج اور طور طریق بہت حد تک وحشیانہ اور غیر مہذب ہیں کوئی کوئی شخص چند جماعتیں پاس مل جاتا ہے۔ اس علاقے میں اب نئی تہذیب کا تحفہ پارلیمانی جمہوریت بھی پہنچائی گئی ہے اور الیکشن بھی

باقی صفحہ ۱۷ پر


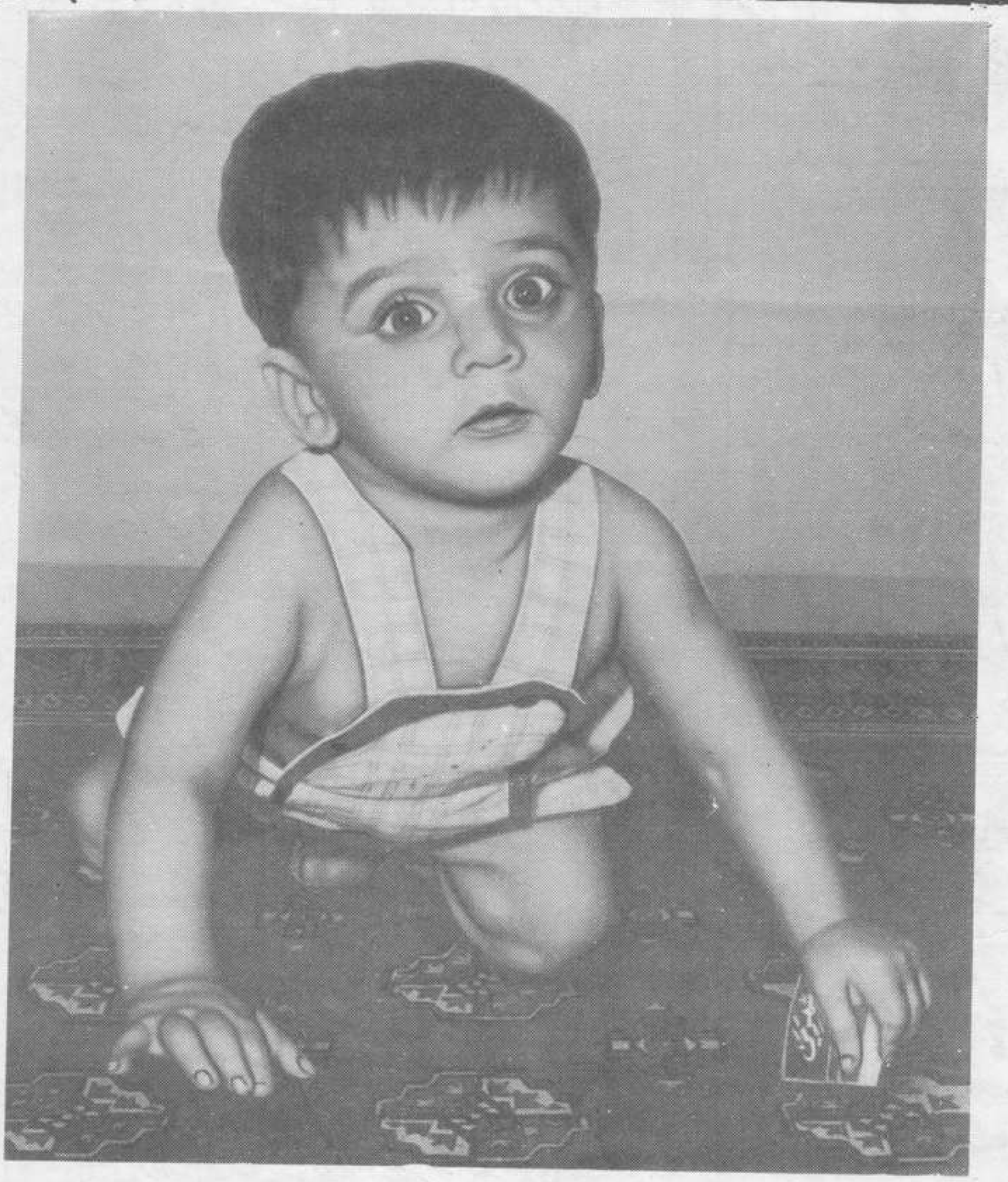

نرینہ اولاد سے محروم، بے اولاد اور مرض اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کیلئے

سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام — ہوالشافی — دواخانہ حکیم نظام جان

حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷


Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قدرتِ ثانیہ کے تاقیامت بقا کی بشارت

## سورۃ نور کی آیت استخلاف کا منظوم ترجمہ و تشریح

یہ سورۃ نور میں وعدہ ہے سب ایمان والوں سے
خدا والوں رسولِ پاکؐ اور قرآن والوں سے
عمل جن کے بھی صالح ہوں گے وہ انعام پائیں گے
خدائے دو جہاں سے دولتِ الہام پائیں گے
عطا ہوگی انہیں ہر دور میں نعمت امامت کی
بڑھے گی جس سے عزّ و شاں محمدؐ کی رسالت کی
وہ امّت کے لئے یکسر حصارِ عافیت ہو گی
اسی سے سب کی وابستہ صلاح و مشورت ہوگی
خدا کو اپنے بندوں کے لئے جو دیں پسند آیا
جسے اس نے شہِ ابرارؐ پر نازل تھا فرمایا
اسی نعمت کے ذریعہ اس کو ہوگی تمکنت حاصل
جہاں میں عزّ و استحکام و قدر و منزلت حاصل
امامِ وقت جب بھی منتخب ہوگا مشیت سے
بدل جائیں گے سب خوف و خطر امن و سکینت سے
عبادت ہو سکے تا حق کی اطمینان سے ہر دم
شریک اس کا نہ ٹھہرائیں کبھی ہرگز کسی کو ہم
بحمد اللہ ملی ہے پھر یہ نعمت اہلِ ایماں کو
امامِ وقت کے اس دور کے اصحابِ ذیشاں کو
اک ارشادِ وعیدی بھی ہے اس وعدہ کے آخر میں
یہ لازم ہے کہ مومن اس کو بھی پیشِ نظر رکھیں
جو یہ سمجھے جماعت کی ضرورت ہی نہیں اس کو
امامت کی، قیادت کی ضرورت ہی نہیں اس کو
وہ ہر اک اجتماعی کام سے محروم رہتا ہے
جہاد و خدمتِ اسلام سے محروم رہتا ہے
جو سچ پوچھو تو وہ شیرازۂ امّت کا دشمن ہے
نظامِ مرکزی کی حکمت و عظمت کا دشمن ہے
رضائے خاص ربّ العالمیں وہ پا نہیں سکتا
وہ اس کے سایۂ رحمت کے نیچے آ نہیں سکتا
غرض اس کی مثال اس بھیڑ کی مانند ہوتی ہے
جو ظالم گرگ کے ہاتھ آ کے اپنا آپ کھوتی ہے
الٰہی رکھ ہمیں پیوستہ ہر لمحہ اطاعت سے
نہ اک لحظہ بھی گزرے عمر کا باہر جماعت سے

محمد صدیق امرتسری


# آنکھوں کے کیورز

- خرابی نظر، اندھاپن کی کیور — AMAUROSIS CURE
- سفید موتیا، موتیا بند کی کیور — CATARACT CURE
- دو نظری کی کیور — DIPLOPIA CURE
- ایلیز ڈیزیز۔ آنکھوں میں خون اترنے سے نابینائی — EALES DISEASE
- سوزش چشم کی کیور — EYES CURE CURE
- آنکھ کی چوٹ کی کیور — EYES INJURIES CURE
- نظر کی کمزوری کی کیور — EYESIGHT CURE
- آنکھ کے پھولہ کی کیور — EYE ULCER CURE
- نظر کے دھندلاپن کی کیور — FOGGY EYESIGHT CURE
- کالا موتیا کی کیور — GLAUCOMA CURE
- دور کی نظر کی کمزوری — MYOPIA CURE
- پڑھنے میں دو سے حروف — READING DIPLOPIA CURE
- پڑھنے میں نظر کی کمزوری — READING EYESIGHT CURE
- گوہانجنی کی کیور — STYES CURE

پندرہ روپے فی کیور کے حساب سے ہر اچھے میڈیکل سٹور پر دستیاب ہے تفصیلی لٹریچر اور شرائط کاروبار کے لئے رجوع فرمائیں!

**کیور ہومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان لاہور/کراچی**

ہیڈ آفس۔ ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷



# شاہی طبیب

## حضرت مولانا حکیم نورالدین کے شاگرد

حضرت حکیم نظام جانؒ کا چشمۂ فیض:

# مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

**چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ**

اور

**بالمقابل ایوانِ محمود، ربوہ**

اب

## حکیم عبدالحمید رجسٹرڈ درجہ اوّل

کے زیرِ نگرانی کام کرتا ہے:

(کراچی ۹۲۹/c طارق روڈ)

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴ ○ ربوہ فون نمبر ۶۳۸



سائیکل، ٹرائیسکل اور بچہ گاڑیاں مضبوط خوبصورت اور ارزاں ملنے کا پتہ:۔ محبوب عالم اینڈ سنز راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور



Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# قدرتِ ثانیہ کے تین (۳) مظہر اور قبولیتِ دعا کا نشان

جماعت احمدیہ کو جن عقائد کی اشاعت کے لئے اللہ تعالیٰ نے قائم کیا ہے ان کی فہرست میں جو چیز سب سے زیادہ نمایاں اور روشن ہے اور جو جماعت کی بنیاد میں ایک ٹھوس اور مضبوط پتھر کی حیثیت رکھتی ہے وہ دعا ہے۔ یہی وہ ہتھیار ہے جس کے ذریعہ سے دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا کیا جاتا ہے۔ اور یہی وسیلہ ہے جس کے بغیر جماعت احمدیہ اپنی کسی ادنیٰ سی کامیابی کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی (اللہ تعالیٰ کی سلامتی رحمت اور برکت آپ پر) نے جہاں دنیا بھر کو اور ہزارہا ذرائع سے اپنی صداقت کا ثبوت بہم پہنچایا۔ وہاں پر آپ نے دعا کی قبولیت کو اپنا ایک اہم ترین نشان قرار دیا اور بار بار اپنے مخاطبین کو چیلنج دیا کہ وہ قبولیت دعا کے بارے میں آپ کا مقابلہ کریں اور یہ دیکھیں کہ خدا تعالیٰ کس کی دعا زیادہ سنتا ہے اور کس کی بات زیادہ مانتا ہے تا پتہ چل سکے کہ خدا کس کے ساتھ ہے اور کس کے ساتھ نہیں۔

اس طرح سے حضرتِ اقدس عمر دعا کی قبولیت کا چیلنج دیتے رہے لیکن کوئی شخص مقابل پر آ کر مردِ میدان نہ بنا۔ ۱۹۰۸ء میں حضرت اقدس کی وفات ہو گئی اور آپ کی ذات بابرکات کے انوار قدرتِ ثانیہ کے مظاہر میں منتقل ہو گئے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مظاہر قدرتِ ثانیہ کو بھی قبولیت دعا کے نشان سے مالا مال فرمایا۔

## قدرتِ ثانیہ کے مظہرِ اوّل کی قبولیتِ دعا:

چنانچہ قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل سیدنا حضرت مولانا نورالدین صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) کی ذاتِ بابرکات بھی قبولیتِ دعا کے نشانات کا مجموعہ رہی۔ آپ کی زندگی میں اللہ تعالیٰ سے شدید تعلق کے بہت سے مظاہر دیکھنے میں آتے رہے اور قبولیتِ دعا کے متعدد واقعات نے آپ کے آقا و مطاع حضرت اقدس کی روایت کو قائم اور زندہ رکھا اور یہ بابرکت نعمت آپ کی ذات میں بھی اسی طرح قائم و دائم رہی جس طرح حضرت اقدس زندگی میں جاری رہی۔ حضور کی بابرکت زندگی سے قبولیتِ دعا کے چند واقعات ملاحظہ ہوں:۔

### بارش بند ہو گئی

محترم چوہدری غلام محمد صاحب بی اے کا بیان ہے کہ:۔

"۱۹۰۹ء کے موسم برسات میں ایک دفعہ لگاتار آٹھ روز بارش ہوتی رہی جس سے قادیان کے بہت سے مکانات گر گئے۔ حضرت نواب محمد علی خان صاحب مرحوم نے قادیان سے باہر نئی کوٹھی تعمیر کی وہ بھی گر گئی۔ آٹھویں یا نویں دن (حضرت مولانا نورالدین۔ ناقل) نے ظہر کی نماز کے بعد فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں آپ سب لوگ آمین کہیں۔ دعا کرنے کے بعد آپ نے فرمایا۔ میں نے آج وہ دعا کی ہے جو حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ کی تھی۔ دعا کے وقت بارش بہت زور سے ہو رہی تھی اس کے بعد بارش بند ہو گئی اور عصر کی نماز کے وقت آسمان بالکل صاف ہو گیا اور دھوپ نکلی ہوئی تھی۔"

(اصحاب احمد جلد ہشتم صفحہ ۷۱)

### اب کوئی کمبل نہیں آئے گا:

حیاتِ نور میں قبولیتِ دعا کا ایک اور واقعہ بدیں الفاظ درج ہے:۔

"محترم شیخ عبداللطیف صاحب بٹالوی نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ (حضرت مولانا نورالدین۔ ناقل) کی خدمت میں مولوی غلام محمد صاحب امرتسری حاضر ہوئے اور عرض کی کہ دارالضعفاء میں اور سکول میں غریب طالبعلم جو غالباً مالابار کے تھے ان کے پاس سردی سے بچنے کے لئے کپڑے نہیں۔ حضور نے فرمایا ہم ابھی دعا کرتے ہیں۔ چنانچہ دعا شروع فرما دی۔ دوسرے یا تیسرے دن اٹلی کے اعلیٰ قسم کے کمبل آنے شروع ہو گئے اور جوں جوں آتے حضور تقسیم فرما دیتے جب نواں یا گیارھواں کمبل آیا تو آپ کی اہلیہ محترمہ حضرت اماں جی کو وہ کمبل بہت ہی پسند آیا اور عرض کی کہ یہ کمبل تو ہم نہیں دیں گے۔ حضرت نے مسکرا کر فرمایا کہ آج اکیس کمبل آنے تھے مگر اب نہیں آئیں گے چنانچہ اس کے بعد کوئی کمبل نہیں آیا"

(حیاتِ نور صفحہ ۵۱۷)

حضرت مولانا نورالدین (اللہ آپ سے راضی ہو) قبولیت دعا پر کس قدر گہرا اور شدید ایمان رکھتے تھے اس کے بارے میں آپ فرماتے ہیں:۔

"ادعونی استجب لکم یہ ایک ہتھیار ہے اور بڑا کارگر ہے۔ لیکن کبھی اس کا چلانے والا آدمی کمزور ہوتا ہے۔ اس لئے اس ہتھیار سے منکر ہو جاتا ہے۔ وہ ہتھیار دعا کا ہے جس کو تمام دنیا نے چھوڑ دیا۔ مسلمانوں میں ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اس کو تیز کریں اور اس سے کام لیں۔ جہاں تک ان سے ہو سکتا ہے دعائیں مانگیں اور نہ تھکیں۔۔۔ میری یہ آخری وصیت ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ دعا کا ہتھیار تیز کرو ..... میں نصیحت کرتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔ پھر کہتا ہوں کہ بہت دعائیں کرو۔"

پھر فرمایا:۔

"میرے تم پر بہت حقوق ہیں ..... میں تمہارے لئے تڑپ تڑپ کر دعائیں کرتا ہوں..... میں نماز میں بھی آج کل (بوجہ بیماری۔ ناقل) سجدہ نہیں کر سکتا مگر تمہاری بھلائی کے لئے نماز سے بڑھ کر سجدہ میں دعائیں کی ہیں۔"

(بدر۔ ۱۲ جنوری ۱۹۱۱ء)

چند دن کے بعد فرمایا:۔

"میں سجدہ نہیں کر سکتا۔ پھر بھی سجدہ میں تمہارے لئے دعائیں کرتا ہوں۔ میں نے تمہاری بھلائی کے لئے بہت دعائیں کیں.... ... نمازیں پڑھو دعائیں مانگو دعا بڑا ہتھیار ہے۔ تقویٰ کرو۔ بس..... اپنے لئے اور اپنے دشمنوں کے لئے دعائیں کرو۔"

(بدر۔ ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء)

قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل حضرت مولانا حکیم نورالدین (اللہ آپ سے راضی ہو) ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

آپ کی وفات پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیرالدین محمود احمد (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر بنے۔ آپ کا ۵۲ سالہ دور اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات افضال برکات اور فیوض کا منبع تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے مصلح موعود کے درجہ پر فائز کیا تھا۔ آپ کے روحانی کمالات اور مدارج عالیہ کا ذکر تو کئی کتب کا متقاضی ہے لیکن منجملہ دیگر نشانات کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھی قبولیت کے اس نشان سے سرفراز فرمایا۔ جس کا مشاہدہ اہل حق نے حضرت اقدس اور قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کی زندگی میں کیا تھا۔ آپ کے طویل دور میں قبولیت دعا کے تو سینکڑوں ہزاروں۔ لاکھوں واقعات رونما ہوئے لیکن سردست آپ کے اس دعوے کا ذکر کیا جاتا ہے جس کو آپ نے اپنے دعویٰ مصلح موعود کا ایک حصہ قرار دیا۔

## قبولیتِ دعا

## پیشگوئی مصلح موعود کا ایک حصہ

آپ نے ۱۹۴۴ء میں جب مصلح موعود

ہونے کا دعویٰ فرمایا تو منجملہ دیگر امور کے آپ نے قبولیت دعا کو پیشگوئی کو مصلح موعود کا ایک حصہ قرار دیا اور اس کو اپنی صداقت کا ایک حصہ قرار دیتے ہوئے دنیا بھر کو قبولیت دعا کا چیلنج دیا۔ آپ نے اس ضمن میں تفصیل سے فرمایا:۔

" قبولیت دعا کا نشان

خدا کا سایہ سر پر ہونے کے دوسرے معنی یہ بھی ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی کثرت سے دعائیں سنے گا یہ علامت بھی اتنی بیّن اور واضح طور پر میرے اندر پائی جاتی ہے کہ اس امر کی ہزاروں نہیں۔ لاکھوں مثالیں مل سکتی ہیں کہ غیر معمولی حالات میں اللہ تعالیٰ نے میری دعائیں سنیں۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔ پھر یہ نہیں کہ میری دعاؤں کی قبولیت کے صرف احمدی گواہ ہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہزاروں عیسائی۔ ہزاروں ہندو اور ہزاروں غیر احمدی بھی اس بات کے گواہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے متعلق میری دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور ان کی مشکلات کو دور کیا۔ الفضل میں بھی ایسے بیسیوں خطوط وقتاً فوقتاً چھپتے رہتے ہیں کہ کس طرح مخالف حالات میں لوگوں نے مجھے دعاؤں کے لئے لکھا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی مشکلات کو دور کر دیا۔ اس معاملہ میں بھی میں نے بار بار چیلنج دیا ہے کہ اگر کسی میں ہمت ہے تو وہ دعاؤں کی قبولیت کے سلسلہ میں ہی میرا مقابلہ کر کے دیکھ لے مگر کوئی مقابل پر نہیں آیا (حضرت اقدس ۔ ناقل) بھی اس رنگ میں دنیا کو مقابلہ کا چیلنج دے چکے ہیں.....

یہ چیلنج میری طرف سے بھی ہے اگر لوگ اس معاملہ میں میری دعاؤں کی قبولیت کو دیکھنا چاہتے ہیں تو وہ بعض سخت مریض قرعہ اندازی کے ذریعہ تقسیم کر لیں اور پھر دیکھیں کہ کون ہے جس کی دعاؤں کو خدا تعالیٰ قبول کرتا ہے کس کے مریض اچھے ہوتے ہیں اور کس کے مریض اچھے نہیں ہوتے"

(الموعود ص۱۸۲ تا ص۱۸۴)

احمدیت کا یہ بطلِ جلیل دنیا بھر میں قبولیت دعا کا چیلنج دیتا رہا اور ۵۲ سال تک احمدیت کی قیادت کی مسند پر فائز رہا اور آخر کار اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکتوں سے بہتوں کو فیضیاب کرتا ہوا ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو اپنے مولا کے حضور حاضر ہو گیا۔

آپ کی وفات پر اللہ تعالیٰ نے قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کے طور پر سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتخاب فرمایا۔

## قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر کی طرف سے قبولیت دعا کا چیلنج۔

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۹۶۵ء میں احمدیت کی زمام قیادت

باقی صفحہ ۱۶ پر


**خوبصورت اور مضبوط دانت** جدید ترین طریقہ سے بغیر تالو کے لگائے جاتے ہیں۔ ٹیڑھے اور بدصورت دانت خوبصورت کئے جاتے ہیں۔ دانتوں کو ٹھنڈا پانی لگنا یا درد ہونے کا فوری علاج کیا جاتا ہے۔

**شریف ڈینٹل کلینک** نزد مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

نظر اور دھوپ کی عینکوں کیلئے نصیر آپٹیکل سروس فون نمبر ۵۴۳

گوجرانوالہ فون نمبر ۷۴۸۴۴

آپ کو معلوم ہو کہ

ہمارے دواخانہ

میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز

کا نام اب

مشہور دواخانہ

رجسٹرڈ

ہو چکا ہے

زیر نگرانی

حکیم عبدالحمید جانشین و فرزند

حضرت حکیم نظام جان رح

ربوہ فون نمبر ۶۳۸

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ (حکیم نظام جان مرحوم والا)

چوک گھنٹہ گھر: گوجرانوالہ

کراچی C/ 929 طارق روڈ

ایک نئی کتاب

**چودھویں صدی کی غیر معمولی اہمیت**

مصنف: مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت ○ احمد اکیڈمی ربوہ

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیوار، گیل، چیل، پرتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

**سٹار ٹمبر سٹور**

۵۳ فیروزپور روڈ۔ بالمقابل تھانہ اچھرہ۔ لاہور، فون ۴۱۰۶۱۷

فون ملز ۲۷۹۴۶ ۔۔۔ فون آفس ۲۲۴۸۳

**سفینہ انڈسٹریز لمیٹڈ**

مقبول روڈ فیصل آباد

امپورٹر ——— ایکسپورٹر

لون، وائل، پردہ کلاتھ، پاپلین

جاذبِ نظر، دیدہ زیب، ہر گھر کی پسند

آفس:- مندر گلی ریلی بازار فیصل آباد

جدید فیشن کے مطابق سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے

**نیو پاک جیولرز**

فون رہائش ۴۱۸۶۴۵

فون ۴۱۰۹۷۴ ۴۱۸۶۴۶

۱۱ فیروزپور روڈ، نزد گلیکسی سنیما۔ اچھرہ۔ لاہور

پروپرائیٹر:- میاں عظیم قادر اینڈ سنز


Digitized by Khilafat Library Rabwah

# ساقی نامہ

— دربارہ —

## نظامِ قدرتِ ثانیہ

راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ

بھڑک رہی ہے اگرچہ دوزخ پہ تیرے مستوں کو فکر کیوں ہو
برس رہا ہے ہمارے سر پر ترے کرم کا سحاب ساقی

ہماری جنت، ہماری دوزخ، رضا و ناراضگی جاناں
نہ ہم کو حرصِ ثواب ساقی نہ ہم کو خوفِ عذاب ساقی

طریق روحانی میکدے کا یہ کتنا دلکش ہے کتنا پیارا
اُسی کو چنتے ہیں سارے میکش کرے جسے انتخاب ساقی

وہی ہے آج اپنا میرِ محفل کہ جس کے سینے میں ضوفشاں ہیں
علوم و حکمت کی مشعلیں اور تیری اُمّ الکتاب ساقی

یہ ہاتھ جو ہاتھ میں ہے سب کے یہ تیری حبلِ متیں ہے مولا
نظام وابستہ جس سے ہم ہیں جہاں میں ہے لاجواب ساقی

سپرِ امامت کی دے کے ہم کو بچا لیا یورشِ عدو سے
ترے تشکر میں جھک رہی ہے جبینِ ہر شیخ و شاب ساقی

خبر وہ فضلِ عمر کی پوری ہوئی کہ آیا ہے آنے والا
جلو میں فتح و ظفر لئے اور نصرتیں ہم رکاب ساقی

حصارِ امن و اماں میں اُن کو بھی لا جو ہم سے بچھڑ گئے ہیں
جو چھوڑ کر شہرِ عافیت کو ہوئے ہیں خانہ خراب ساقی

درود اُس پر سلام اُس پر کہ جس نے تیرا پتہ دیا ہے
لنڈھائی ہے جس نے تشنہ روحوں کے واسطے بے حساب ساقی

ہم اُس کی اُلفت میں جی رہے ہیں ہم اُس کی عزت پہ مر رہے ہیں
ہماری موت و حیات عشقِ نبیؐ سے ہے فیضیاب ساقی

اگرچہ کمزور و ناتواں ہوں پہ شاہِ کونینؐ کا جواں ہوں
عطا مجھے زورِ حیدریؓ کر بلند ہے انتساب ساقی

ظفر کو بھی سرفراز کر دے ہو تیرے قدموں کی اوج ظاہر
میں تیرے پاؤں میں آ گرا ہوں اے میرے عالی جناب ساقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah


امپورٹرز اور ایکسپورٹرز حضرات متوجہ ہوں!

کراچی کسٹم سے اپنی درآمدات اور برآمدات کو
بروقت اور کم اخراجات پر کلیئر کروانے کیلئے
ہماری طرف رجوع کریں،

کانٹی نینٹل کارگو سروسز

۱۲-ڈی III فلور
موٹن داس بلڈنگ
ایم اے جناح روڈ کراچی

اس کے علاوہ
پرسنل بیگیج - کار ہوم ڈیلوری سکیم
HOME DELIVERY SCEME
سے بھی فائدہ اٹھائیں!

ٹیلی فون ۲۲۰۴۶۲

## بقیہ قبولیتِ دعا

سنبھالتے ہی اپنے ابتدائی خطابات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ قبولیت دعا کے اس عظیم چیلنج کو بطور نشان پیش کیا اور پوری تحدّی سے بتایا کہ وہ روشنی جو آپ کے جلیل القدر دادا کو ملی تھی وہ وقت گزرنے کے ساتھ ماند نہیں پڑی بلکہ اُس کی آب و تاب اور چمک دمک اسی طرح قائم و دائم ہے اور اس کی چمکار میں کوئی کمی نہیں آئی۔ آپ نے اس چیلنج کو ایک دفعہ پھر دنیا کے سامنے رکھتے ہوئے یہ ثابت فرما دیا کہ خدا آج بھی جماعت احمدیہ کے ساتھ اسی طرح ہے جس طرح آج سے پہلے اس جماعت کے ساتھ تھا۔ چنانچہ قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث کے دور کا پہلا جلسہ سالانہ جب آیا اور دنیا کے کونے کونے سے احمدی احباب اپنے آقا و مطاع کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ربوہ آئے تو ان کے کانوں میں یہ پُرشوکت آواز پڑی :-

"میری دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ ہیں اور میں ہمیشہ آپ کی دعاؤں کا بھوکا ہوں۔ میں نے آپ کی تسکین قلب کے لئے آپ کے بار ہلکا کرنے کے لئے آپ کی پریشانیوں کو دور کرنے کے لئے اپنے ربّ رحیم سے قبولیت دعا کا نشان مانگا ہے اور مجھے پورا یقین اور پورا بھروسہ ہے اس پاک ذات پر کہ وہ میری اس التجا کو ردّ نہیں کرے گا۔"

(الفضل۔ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۵ء صفحہ ۲)

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دنیا کو یہ نشان پیش فرمایا تو گویا آسمان سے خدا کے فرشتے حضور کی دعاؤں کی قبولیت کے سامان بہم پہنچانے میں لگ گئے اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کی ایک موسلا دھار بارش شروع ہو گئی اور تھوڑے ہی عرصہ میں ہزاروں لوگوں کو اپنے من کی مراد مل گئی۔ بے شمار لوگوں کے لئے حضور نے دعائیں کیں اور لاتعداد نے اس دعا کی قبولیت کا مشاہدہ کیا چنانچہ آپ نے اس شان کے پورا ہونے کا ذکر کرتے ہوئے صرف پانچ سال کے بعد فرمایا:-

"خدا تعالیٰ کی ذات اتنی پیاری اور محبت کرنے والی ہے کہ انسانی عقل اس کا تصور بھی نہیں کر سکتی۔ اس تھوڑے سے عرصہ میں خدا تعالیٰ نے ہزارہا لوگوں کی ضرورتوں کو اپنے فضل سے میری دعا کے ذریعہ پورا کیا۔ جن کے حق میں دعائیں قبول ہوئیں وہ ہر جگہ کے ہیں۔"

(الفضل۔ ۲۵ جون ۱۹۷۱ء)

ہمارا یہ محبوب آقا۔ یہ جان سے پیارا وجود ہم احمدیوں کے لئے کتنی دعائیں کرتا ہے اس کا اندازہ ہی دلوں میں گرمی کی لہر دوڑا دیتا ہے اور آنکھیں اپنے پیارے آقا کی محبت سے بھیگ جاتی ہیں۔ اور دل کی گہرائیوں سے اپنے پیارے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے دعائیں نکلنے لگتی ہیں۔ آپ کس تڑپ اور سوز اور رقت سے اپنی جماعت کے لئے اپنے دوستوں کے لئے دعائیں کرتے ہیں اس کا ایک اندازہ ملاحظہ فرمائیے۔ حضور اپنے اہم منصب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"بعض دفعہ ایسے حالات بھی آتے ہیں۔ وہ (امام جماعت۔ ناقل) ہفتوں ساری ساری رات آپ کے لئے دعائیں کرتا ہوتا ہے۔ جیسے ۱۹۷۴ء کے حالات میں دعائیں کرنا پڑیں میرا خیال ہے کہ دو مہینے تک میں بالکل سو نہیں سکا تھا۔ کئی مہینے دعاؤں میں گزرے تھے۔"

(الفضل۔ ۲۱ مئی ۱۹۷۸ء)

یہی بات آپ نے ۱۹۷۴ء کے واقعہ کے بعد پہلے جلسہ سالانہ میں یوں بھی بیان فرمائیں:-

"دنیوی لحاظ سے وہ تلخیاں جو دوستوں نے انفرادی طور پر محسوس کیں وہ ساری تلخیاں میرے سینے میں جمع ہو گئی تھیں۔ ان دنوں مجھ پر ایسی راتیں بھی آئیں کہ میں خدا کے فضل اور رحم سے ساری ساری رات ایک منٹ سوئے بغیر دوستوں کے لئے دعائیں


شالوں کی مشہور دکان
الفردوس
شال ہاؤس
۸۵- انارکلی لاہور
الفردوس شال ہاؤس لاہور
فون نمبر ۳۲۴۴۴۸

گھر کا ڈاکٹر
ہاضمون
نصرت دواخانہ گولبازار ربوہ

ہمیشہ آپکی خدمت میں کوشاں
زرعی و سکنی جائیداد مناسب قیمت پر خرید و فروخت کرنیوالوں کے لیے ہمارا تعاون حاضر ہے
آپ کا اپنا با اعتماد ادارہ
انیس اسٹیٹس اینڈ
پراپرٹی ڈیلر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون رہائش ۵۰۷

رضوان الیکٹرک اینڈ جنرل سٹور
دارالنصر غربی ربوہ
استری، ہیٹر اور پنکھوں کی مرمت نیز گھریلو وائرنگ کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶- نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر تشریف لائیں
فون نمبر ۶۰۲۲۰ ۵۳۴۳۰
رہائش ۶۲۹۳۰
فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

ہومیوپیتھک و بایوکیمک ادویات و کتب کا مرکز
ٹنکچرز، پوٹنسیاں، شوگر آف ملک۔ گولیاں۔ ٹکیاں۔ خالی شیشیاں۔ جرمنی کی سیلڈ ادویات اور ہومیوپیتھک و بایوکیمک کتب وغیرہ پاکستان کے تھوک فروشوں کے متوازی نرخوں پر دستیاب ہے
کیور ہومیڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس: گول بازار ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷


Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا رہا۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۶۶ء مطبوعہ الفضل ۱۷ اپریل ۱۹۶۷ء)

حضور ایدہ اللہ کو اپنی جماعت سے جو شدید محبت ہے اس کا ایک انداز ملاحظہ کریں۔ فرماتے ہیں:۔

"جس شخص کو بھی اللہ تعالیٰ آپ کا (امام ناقل) بنائے گا اس کے دل میں آپ کے لئے بے انتہا محبت پیدا کر دے گا اور اس کو یہ قوتیں دے گا کہ وہ آپ کے لئے اتنی دعائیں کرے کہ دعا کرنے والے ماں باپ نے بھی آپ کے لئے اتنی دعائیں نہ کی ہونگی اور اس کو یہ بھی توفیق دیگا۔ کہ آپ کی تکلیفوں کو دور کرنے کے لئے ہر قسم کی تکلیف وہ خود برداشت کرے اور بشاشت سے کرے اور آپ پر احسان جتائے بغیر کرے کیونکہ وہ خدا کا نوکر ہے آپ کا نوکر نہیں اور خدا کا نوکر خدا کی رضا کے لئے وہی کام کرتا ہے کسی پر احسان رکھنے کے لئے نہیں کرتا۔"

(الفضل - ۳۱ دسمبر ۱۹۶۶ء)

اللہ تعالیٰ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ ہم سے شدید محبت کرنے والے اس پاکیزہ وجود کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور آپ پر اپنی رحمتوں اور فضلوں کی موسلا دھار بارش برساتا رہے!

(آمین)

راقم:

(یوسف سہیل شوق - ربوہ)

## بقیہ قطب شمالی

ہوتے ہیں اور اس علاقے کا ایک رکن پارلیمنٹ بھی منتخب ہوتا ہے۔ لیکن یہ لوگ ابھی تک سیاسی یا سماجی شعور سے عاری ہیں۔

اسکیمو لوگوں میں عیسائیت کافی عرصے سے آچکی ہے اور نام کو وہ لوگ خود کو عیسائی بھی کہتے ہیں لیکن ان کی عیسائیت کرسمس یا ایک آدھ تہوار منانے تک محدود ہے عملاً نہ تو ان کو عیسائیت کا پتہ ہے اور نہ کسی اور مذہب کا۔ یہ لوگ اپنی بولی بولتے ہیں لیکن انگریزی عموماً سمجھی جاتی ہے۔

چونکہ آبادیاں دور دور اور ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہیں اسلئے زبان میں بھی بہت فرق ہے لیکن ایک علاقے کے لوگ دوسرے علاقے کی زبان نہیں سمجھتے۔

## قطب شمالی میں نماز؟

حمید اللہ شاہ صاحب نے بتایا کہ اسی جگہ پر بعض اوقات سردیوں میں چوبیس گھنٹے تاریکی رہتی ہے اور بعض اوقات گرمیوں میں


جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات اور
چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہ قائداعظم لاہور
فون نمبر ۵۲۶۲۳

نرینہ اولاد سے محروم بے اولاد اور مرضِ اٹھرا کی شکار دکھی عورتوں کے لیے
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
ھُوَالشَّافِی
دواخانہ حکیم نظام جان
حکیم انوار احمد جان ابن حکیم نظام جان پوسٹ بکس نمبر ۲۲۲ - چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ فون نمبر ۷۳۹۹۷
ربوہ کا پتہ — مکان نمبر ۳/۱۵ نزد ناصر کنڈر گارٹن سکول و دواخانہ حکیم نظام جان ربوہ دوائی اور مشورہ کے لیے یہاں تشریف لاویں

ٹائر
گاڑی کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات ہول سیل پر
الفرقان موٹر اسٹور سے حاصل کریں
۳۸ بیت سنٹر بندر روڈ - کراچی
فون - ۷۴۶۰۹


Digitized by Khilafat Library Rabwah

چوبیس گھنٹے دن رہتا ہے۔ ایسا بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک طرف سورج نکلا ہوا ہے اور دوسری طرف پورا چاند چمک رہا ہے ۱۵ جون سے ۱۵ اگست تک اس علاقے میں دو ماہ کا دن ہوتا ہے اور ۱۵ دسمبر سے ۱۵ فروری تک دو ماہ کی مسلسل رات ہوتی ہے۔ بیچ میں نہ پوری طرح رات ہوتی اور نہ پوری طرح دن ہوتا ہے۔

"اس صورت میں آپ نمازیں کسطرح ادا کرتے ہیں" میں نے حیرت سے سوال کیا۔ حمید اللہ صاحب نے اپنی گھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا، اس کے ذریعے، وہ اس طرح سے ہم از خود چوبیس گھنٹوں کو تقسیم کر کے دن رات اور صبح شام مقرر کر لیتے ہیں۔ اور فجر سے عشاء تک کی نمازیں بھی اسی طرح طے کرتے ہیں باہر تاریکی ہوتی ہے مگر ہمارا دن چڑھ جاتا ہے اور بعض اوقات باہر پوری روشنی ہوتی ہے اور ہماری گھپ اندھیری رات شروع ہو چکی ہوتی ہے۔

حمید اللہ شاہ صاحب نے بتایا کہ اس علاقے میں میں نے خود جو کم سے کم درجۂ حرارت ریکارڈ کیا ہے وہ منفی ۵۹ ڈگری کے قریب تھا۔ ایسے وقت میں اپنے سٹیشن سے باہر نکلنا موت کو دعوت دینا ہے لیکن اپنے فرض کو ادا کرنے کیلئے خاص قسم کے لباس میں ملبوس ہو کر ہم درجۂ حرارت ریکارڈ کرتے ہیں۔

مکرم حمید اللہ صاحب کی گفتگو نہایت دلچسپ اور معلومات افزا تھی۔ حمید اللہ صاحب سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے عشق اور فدائیت کا ایک خاص جذبہ رکھتے ہیں اور انکا عشق اپنے رنگ میں درجۂ کمال کو پہنچا ہوا ہے۔

قارئین کرام! ذرا چشم تصور میں وہ دن تو لائیے جب قطبین کے وحشی اور غیر مہذب اسکیمو احمدیت کی دولت سے مالا مال ہونگے ان کی مساجد اور گھروں سے اذان کی آوازیں بلند ہو رہی ہوں گی۔ اور اس علاقے میں جہاں سردی نے ہُو کا عالم طاری کر رکھا ہے ان کے گھروں سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ مبارک پر درود پر درود بھیجا جا رہا ہو گا۔ تلاوت قرآن پاک ہو رہی ہو گی۔ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے ہونگے یوم حضرت بانی جماعت احمدیہ یوم مصلح موعود منائے جا رہے ہوں گے اور خدا تعالیٰ کی توحید کی منادی دنیا کے اس انتہائی کونے میں بھی پہنچ چکی ہو گی۔

قدرت ثانیہ کے مظہر ثالث کے دور میں اس دور کا آغاز ہو چکا ہے۔ اور اس بابرکت وجود کی برکات سے اب یہ علاقہ بھی احمدیت کے نور سے منور ہو کر رہے گا انشاء اللہ۔

اے اللہ تو ایسا ہی کر۔ اور ہماری


زندگیوں میں یہ روز سعید دکھا۔ آمین۔ ثم آمین۔ اللّٰھم آمین۔

مشہور کاجل
نظر اور آنکھوں کی خوبصورتی
مشہور دواخانہ گوجرانوالہ

انگریزی ادویات و ٹیکہ جات ہر قسم
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت
• بہتر تشخیص • مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گولے امین پور بازار۔ فیصل آباد

افغان ٹمبر ورکس
فیکٹری ایریا۔ ربوہ
مکان تعمیر کریں تو کھڑکیاں دروازے، الماریاں وغیرہ بنوانے کے لیے ہماری خدمات سے ضرور فائدہ اٹھائیں ہم سے نہ بنوائیں لیکن ہم سے مشورہ ضرور کریں اور کم از کم ہمارا بنا ہوا مال تو دیکھیں
محتاج دعا
حبیب اللہ خاں پسر خانمیر خان صاحب مرحوم

دمہ کورس ASTHMA COURSE
• دمہ کیور ۱۵/- • ASTHMA CURE
• دمہ ریلیف ۲۰/- • ASTHMA RELIEF
• چھاتی ٹانک ۵/- • LUNGS TONIC
چالیس روزہ کورس کی قیمت ۴۰/- ڈاک خرچ و پیکنگ ۵/- لٹریچر مفت
کیور ہومیڈلیس (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی، ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۰۶/۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آلو سنٹر
رحیم منزل پلازا سکوائر کراچی
AC
ہر قسم کی گاڑیوں کے پرزہ جات کا مرکز
ہول سیل پر طلب فرمائیں
فون
۷۳۳۸۵ - ۷۷۰۵۴ - ۷۱۰۶۸
تار کا پتہ
آلو سینٹر کراچی

دوا تدبیر ہے اور دُعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ہمدردانہ مشورہ اور قابل اعتماد اصولی علاج کے لیے

مطب ناصر دواخانہ۔ گول بازار۔ ربوہ فون نمبر ۵۳۴

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

پاک ٹمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ لاہور

فون نمبر:۔ ۶۲۶۱۸ ؛ گھر فون:۔ ۵۳۵۰۰

کو ہمیشہ یاد رکھیں

• خوش گوار ماحول • مستعد سروس

ہم اس اعلان میں مسرت محسوس کرتے ہیں

کہ :

قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ

: ایئر کنڈیشنڈ میں :

• مٹن لیگ MUTTON LEGS

• چکن تکہ CHICKEN TIKKA

: کے علاوہ :

دیگر دیسی کھانے بھی اصلی دیسی گھی میں تیار کیے جاتے ہیں

قیصر ہوٹل اینڈ ریسٹورنٹ (ایئر کنڈیشنڈ)

کچہری روڈ۔ کراچی۔ فون:۔ ۲۳۰۲۷۹

بشیر انجینئرنگ انڈسٹریز لمیٹڈ

ایسوشی ایٹس آف


Digitized by Khilafat Library Rabwah


میسرز بشیر اینڈ کمپنی

ایکسپورٹرز اینڈ امپورٹرز

(گورنمنٹ کے منظور شدہ ٹھیکیدار برائے ملٹری۔ ریلوے۔ ٹیلیگراف۔ ٹیلی فون۔ واپڈا اور دوسرے شعبہ جات)

لوہے کے جستی تار، نیز کاسٹ آئرن کے گھریلو استعمال کے سیوریج پائپ اور لوہے کی ہر قسم کی چادروں کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں

ہیڈ آفس: حمید منزل ۸۹ انارکلی لاہور

فون نمبر: ۵۲۷۸۳ ، ۴۱۳۳۲۲

شاخیں (۱) لوہا مارکیٹ، لاہور فون نمبر ۵۶۰۲۳ — (۲) کے ایم سی۔ ۷۷ گارڈن مارکیٹ۔ لارنس روڈ کراچی فون نمبر ۷۸۵۶۴

فیکٹری — ۲۲ کلومیٹر (لاہور شیخوپورہ روڈ) لاہور


پبلشر:۔ مسعود احمد: پرنٹر:۔ سید عبدالحی: مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

شیزان پیش کرتے ہیں

نیا ذائقہ

جواں دل، جواں دم، جوانوں کا شوق

زنجبیل

بھوک بڑھائے پیاس بجھائے

زود ہضم ادرک، مفرح لیمو اور مقوی چاشنی کا

ایک پر لطف اور پر تاثیر مشروب

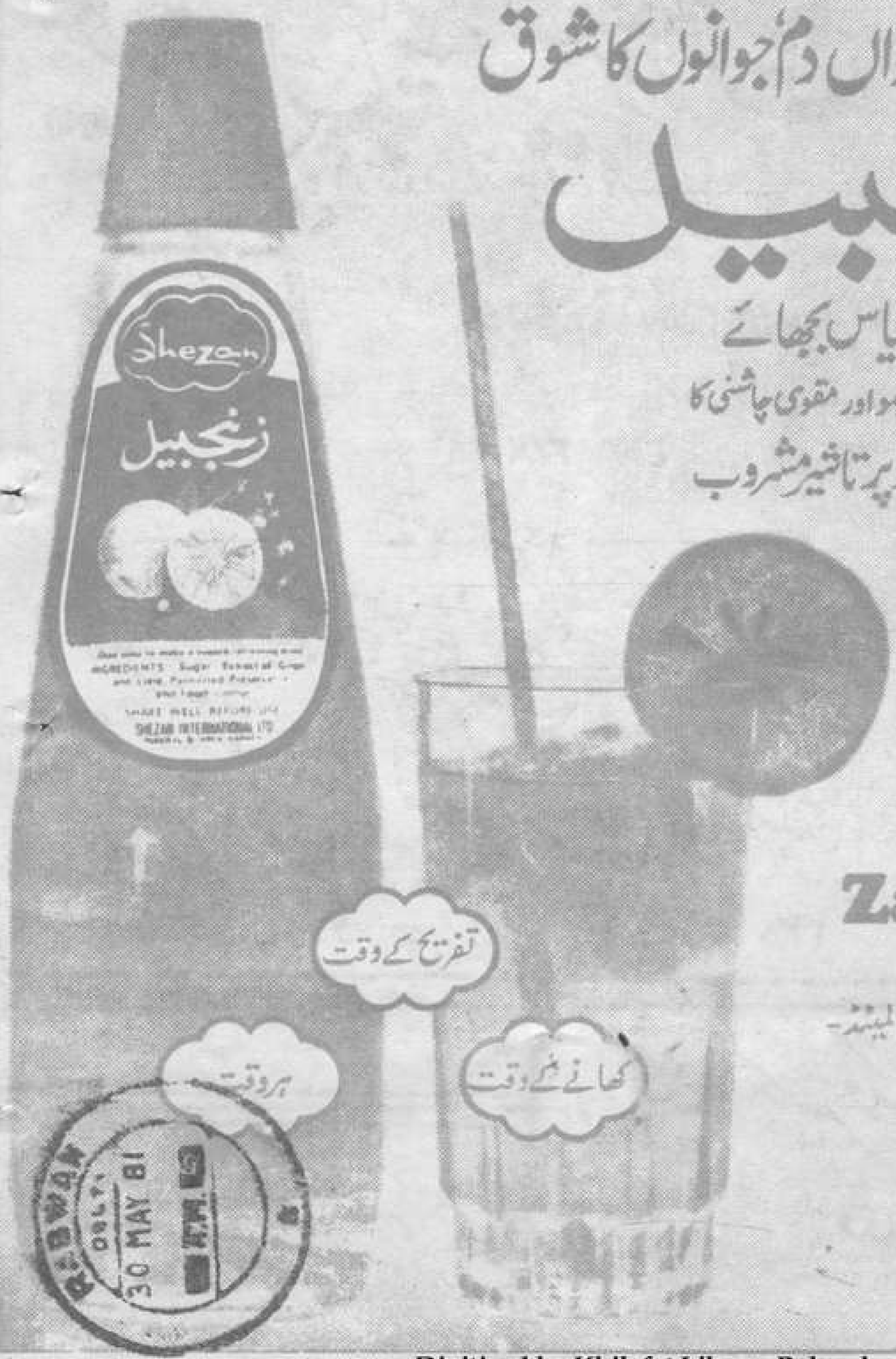


شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔
بند روڈ۔ لاہور

adcom 396 35


Digitized by Khilafat Library Rabwah


کئی سال سے آپ کی
بے لوث خدمت کرنیوالا

واحد ادارہ

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ

• سکنی و زرعی اراضی
• مکانات و پلاٹس وغیرہ کی خرید و فروخت
کے لئے آپ کی خدمت کا متمنی

احمد اسٹیٹس رجسٹرڈ
انس مارکیٹ ربوہ
فون نمبر ۵۳۵



سرگودھا شہر میں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی دیودار، کیل، پڑتل بصورت گیلی جات و پھاڑہ، نیز سریا گارڈر، بی آئرن، کیل قبضہ وغیرہ کے حصول کے لیے سرگودھا شہر میں عمارتی لکڑی اور لوہے کا بہترین مرکز

تھوک و پرچون ۳۹۸۴

پتہ: چوہدری عبدالکریم اینڈ سنز فون نمبر
دوکان نمبر ۶۴ غلہ منڈی (پرانا دفتر فوڈ گرین) سرگودھا



قدر بیرون ربوہ رہائشی پلاٹ۔ مکانات، زرعی زمین خریدنے کے لیے

اچھی کارکردگی کا حامل

آپ کا پانچ سالہ پرانا ادارہ

بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ پراپرٹی ڈیلرز

فون نمبر ۵۰۸ کمیٹی مارکیٹ ربوہ فون گھر نمبر ۴۰۵



شیراز شاپنگ سنٹر اقصیٰ روڈ ربوہ

اپنے قیمتی سامان کی حفاظت کیجئے۔ ہمارے ہاں سے نہایت مضبوط، اعلیٰ کوالٹی کی آہنی الماریاں۔ واٹر کولر نیز سٹیل فرنیچر بھی نہایت قیمت پر دستیاب ہے ——— (منیجر)



جائیداد کی خرید و فروخت کے لیے آپ کا

قابلِ اعتماد ادارہ

فضل عمر پراپرٹی ڈیلرز

نزد ریلوے پھاٹک ربوہ فون دفتر ۶۴۰ فون رہائش ۵۴۰



ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!